تاریخ میلاد النبی ﷺ ووفات النبی ﷺ پر ایک تحقیقی مقالہ
البرہان القوی
مصنف
مفتی محمد وسیم سیالوی
شعبہ تصنیف وتالیف
جامعہ نعیمیہ قمر الاسلام پیر محل

نام کتاب .... البرہان القوی

مصنف .... محمد وسیم سیالوی

نظر ثانی .... مولانا محمد طاہر نقشبندی صاحب

مولانا محمد آصف سعیدی صاحب

تقریظ .... مفتی مقصود احمد قادری صاحب

پروف ریڈنگ .... حافظ محمد احسن علی سیالوی صاحب

محمد ندیم عطاری صاحب

کمپوزنگ .... محمد حسیب احمد قادری

ایڈیشن .... اول

سن اشاعت .... جنوری 2014 بمطابق ربیع الاول 1435ھ

تعداد 1200

ناشر .... شعبہ تصنیف وتالیف جامعہ نعیمیہ قمر الاسلام

مطبوعہ .... شوقِ مدینہ پرنٹنگ پریس پیر محل

باا ہتمام .... احبابِ محبت

برائے ایصال ثواب .... تمام امت مسلمہ

ملنے کا پتہ .... جامعہ نعیمیہ قمر الاسلام ولائبریری خالقیہ رزاقیہ مکی مسجد پیر محل

نوٹ

زیر نظر کتاب البرہان القوی کی اشاعت کا مقصد محض تبلیغ اسلام ہے۔ جس میں تمام اقوال وحوالہ جات غور وفکر کے بعد نیک نیتی سے لکھے گئے ہیں اگر کوئی غلطی نظر آئے تو برائے کرم ادارہ کو مطلع فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

انتسابِ کتاب

ماں تیرے نام اس کا انتساب کرتا ہوں

یوں تیرے لئے کوششیں بے حساب کرتا ہوں

بچھڑے ہوئے مجھ سے پورے دو سال گذر گئے

برسی پر تیرے نام انتسابِ کتاب کرتا ہوں

خدا رحیم تیری لحد پہ رحمتیں بے شمار کرے

ہر وقت یہ دعا بمع احباب کرتا ہوں

ماں سر پر جو اب تیرا دستِ دعا نہیں رہا

محسوس اپنے سامنے غموں کا اَحزاب کرتا ہوں

کرتا ہوں آج وہی کہا تھا جو بھی مجھ سے

روکا تھا جس سے تو نے آج تک اجتناب کرتا ہوں

محسوس کرتا ہے وسیم ماں تیری تربیت کے بدل

مجرم ہوں جب اپنا احتساب کرتا ہوں

محمد وسیم سیالوی

31-12-2013

فہرست

تقریظ

پانی، ہوا، روشنی اور صحت وتندرستی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں اور نعمتوں کے بارے میں خالق کائنات عز وجل نے ارشاد فرمایا ہے۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ. (القرآن)

یعنی اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں زیادہ عطا کروں گا غور فرمائیں جب ان ختم ہو جانے والی نعمتوں پر شکر کرنا واجب ہے تو سرکارِ دوعالم ﷺ جو اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم اور نعمت عظمیٰ ہیں ان کی آمد اور ہمیں ان کے امتی ہونے پر شکر ادا کرنا کیوں ضروری نہیں یہی وجہ ہے کہ ربیع الاول کی آمد کے ساتھ ہی عالم اسلام پر بہار آجاتی ہے۔ مسلمان اپنے آقا ومولا ﷺ کی آمد کی خوشی میں اپنے گھروں گلی محلوں اور بازاروں کو سجاتے ہیں۔ محافل میلاد کا انعقاد کرتے ہیں اور جلوس نکالتے ہیں لیکن بعض علم ودانش کے دعویدار فرزند اسلام کے ان پر تشکر اور مسرت امیز مظاہر کو دیکھ نہیں سکتے اور غصے سے بے کابو ہو کر اللہ تعالیٰ کے ان شکر گزار بندوں پر طعن وتشنیع کے تیروں کی موسلادھار بارش کردیتے ہیں۔ ان کے دلوں میں شکوق وشبہات پیدا کرنے کیلئے محبت اور نیاز مندی کی ان اداؤں پر شرک کا

فتویٰ صادر کر دیتے ہیں۔نہیں تو کم از کم بدعت کی تہمت ضرور لگا دیتے ہیں۔مگر ان سب مذموم کوششوں کے باوجود جب انہوں نے دیکھا کے ذکر نبی ﷺ کی محافل گھر گھر سجنا شروع ہو گئیں۔عید میلاد النبی ﷺ کے جلوسوں کا سلسلہ شہروں سے نکل گاؤں گاؤں تک پھیل گیا ہے۔

تو اب یہ کہنا شروع کر دیا کہ نبی پاک ﷺ کی ولادت باسعادت 12 ربیع الاول کو نہیں بلکہ 9 ربیع الاول کو ہے اور 12 ربیع الاول تو وفات کا دن ہے۔ لہٰذا اس دن خوش ہونے کی بجائے افسوس کرنا چاہئے مگر

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

کے مصداق منکرین کی یہ چال بھی ناکام ہو گی اور منکرین 12 ربیع الاول کے دن حضور پاک ﷺ کی ولادت باسعادت پر دھاڑیں مار کر رونے والے اپنے پیش رو کی طرح خائب و خاسر ہونگے۔

کیونکہ انبیاء کرام کے وارث علماء ربانیین نے حق کو اتنا واضح کر دیا ہے کہ اب منکرین کی کوئی بھی حرکت مضمومہ اسے دھندلا نہیں سکتی اسی سلسلہ میں عظیم دینی درسگاہ جامعہ نعیمیہ لاہور کے علمی اور آستانہ عالیہ سیال شریف کے روحانی علم و حکمت سے بھرے دستر خوان سے علم و حکمت کے موتی چننے والے فاضل نوجوان حضرت علامہ مولانا مفتی محمد وسیم سیالوی صاحب نے اپنی اس تصنیف میں صحابہ کرام تابعین علماء ربانیین کے اقوال سے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ 12 ربیع

الاول نبی پاک صاحب لولاک علیہ وسلم کی ولادت کا دن ہے یوم وصال نہیں ہے
یاد رہے کہ جو لوگ 9 ربیع الاول کو یوم ولادت کہتے ہیں ان کی دلیل فقط محمود پاشا
فلکی کا قول ہے۔ اور حال یہ ہے کہ ان لوگوں کو محمود پاشا کے وطن اصلی کا بھی حتمی
علم نہیں ہے کسی نے اسے مصری کسی نے مکی تو کسی نے قسطنطنیہ کا ہیئت دان کہا
ہے۔ تعجب ہے کہ صحابہ، صحابہ کرنے والے صحابہ کرام کے اقوال کو چھوڑ کر محمود
پاشا کے قول کو کیسے قبول کر لیتے ہیں۔
بہر حال محمود پاشا فلکی کے قول کو صحابہ کرام تابعین اور جمہور علماء متقدین کے
اقوال پر کسی طرح بھی ترجیح نہیں دی جا سکتی مزید اس کتاب کے مطالعہ سے
آپ پر حق روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گا اور انشاء اللہ سرکار علیہ السلام کے
غلام خوشیاں منائیں گے اور منکرین منہ چھپاتے پھریں گے۔ اللہ تعالیٰ مفتی
صاحب کی تصنیف کو ماننے والوں کیلئے اطمنان قلب اور منکرین کے کیلئے
ہدایت کا باعث بنائے اور اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کے علم و عمل اور عمر میں اضافہ
فرمائے۔ آمین وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ واصحابہ اجمعین۔

مفتی محمد مقصود احمد قادری

جامعہ فخر العلوم داروغہ والا لاہور

وجہ تالیف

حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت وصورت مبارک کا کوئی پہلو ہمیں ایسا نظر نہیں آتا کہ جو صحت کے ساتھ زینت قرطاس نہ ہوا ہو۔

سرانور ہی نہیں بلکہ زلف عنبریں کی چوٹی سے لیکر قدمین مصطفےٰ ﷺ کے روشن تلووں تک جسم مقدس کے ایک ایک عضو کی شکل وشباہت، حسن و جمال اور خصائل وکمالات صرف یہی نہیں بلکہ تاجدار مدینہ راحت قلب وسینہ کی رفتار و گفتار، اخلاق وکردار، کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، ملنے جلنے، آنے جانے، سونے جاگنے، ہنسنے رونے، عدل وانصاف، جودوسخا، حلم وحیا، شجاعت و بہادری، عزم واستقلال، عفوودرگذر، سادگی وبے تکلفی، مہمان نوازی ولطائف طبع المختصر منشاء خداعزوجل نے ہر اداؤ وصف شریف کو محفوظ کروادیا۔ مگر بقول اعلٰحضرت عظیم البرکت مولانا امام الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا نظر آئے کیا دیکھے

آج کے اس پر فتن دور میں کچھ لوگوں نے حقائق سے روگردانی کرتے ہوئے مصطفیٰ کریم روف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کو محض اپنی جھوٹی شہرت کیلئے متنازع فیہ بنا دیا۔ وہ ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے انسانیت کو ہی متحد نہیں بلکہ بمطابق ضرب المثل ''شیر اور بکری کو ایک کٹورے سے پانی پلوا دیا'' یہ اتحاد و اتفاق کی لازوال مثال قائم کرنے والی ذات (مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) آج خود مختلف فیہ ہو چکی۔ کچھ احباب محبت نے ایک پرچہ دیا پوچھنے پر پتہ چلا گذشتہ سال 2013 کو ماہ ربیع الاول میں کچھ شر پسند عناصر نے بمطابق ضرب المثل شراب کی بوتل پر بزوری کا لیبل لگا کر خیرات کرنے کی کوشش کی۔ وہ ہے کہ ایک غیر معروف تنظیم ''تنظیم اصلاح معاشرہ'' کی طرف سے پمفلٹ تقسیم کیا گیا جس پر سرکار علیہ السلام کے میلاد شریف کے حوالہ سے انتہائی نازیبہ تحریر موجود تھی۔ اس پمفلٹ میں اہلسنت و جماعت کے لوگوں پر انتہائی تضحیق امیز لہجہ میں کیچڑ اچھالا گیا مگر اس کی ہمیں کوئی تکلیف نہ تھی نہ ہے نہ ہوگی کیونکہ نصیب اپنا اپنا مقدر اپنا اپنا۔

نثار تیری چہل پہل پہ ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

مگر قلم اٹھانے پر مجبور پمفلٹ کے اس جملے نے کیا کہ امام الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ ولادت میں اختلاف پایا جاتا ہے ربیع الاول کی 8,9,11,12 تاریخوں کے متعلق اقوال ہیں لیکن زیادہ اتفاق 9 ربیع الاول پر ہے جبکہ 12 ربیع الاول

آپ ﷺ کی وفات کا دن ہے .... میلا دیوں کو ڈوب مرنا چاہئے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے غم میں شریک ہونے کی بجائے شیطان کی خوشیوں میں شریک ہیں۔ (اکتباس از پمفلٹ)

اس وجہ سے ضرورت محسوس کی کہ تاریخ میلادالنبی، وفات النبی ﷺ پر ایک تحقیقی مقالہ لکھا جائے جس میں متفق علیہ روایات پیش کی جائیں۔

اللہ کی توفیق سے 2013-12-31 کو یہ تحقیقی مقالہ بعنوان برہان القوی فی التاریخ میلادہ وفات النبی ﷺ پایہ تکمیل کو پہنچا۔
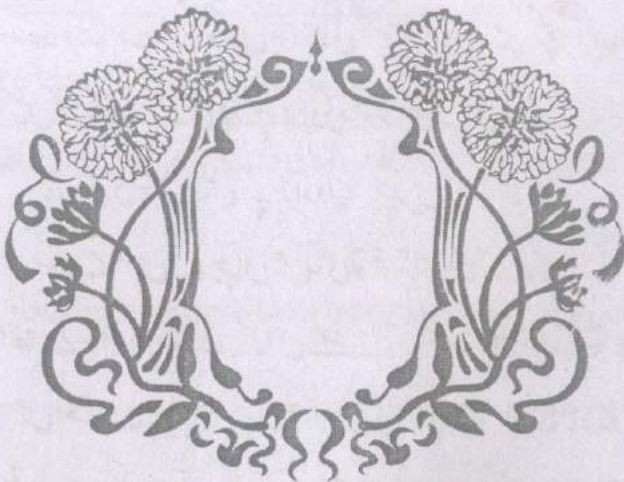
مقدمہ

یہ کتاب دو ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں تین فصلیں ہیں۔ پہلی فصل میں میلاد النبی ﷺ 12 ربیع الاول ہونے کے بارے میں اسی عدد کی نسبت سے صحابہ کرام، تابعین تبع تابعین، محدثین ومؤرخین کے 12 اقوال لکھے ہیں۔

دوسری فصل میں اکابرین دیوبند وغیر مقلدین (اہلحدیث) کے اکابر علماء کے 12 اقوال جبکہ تیسری فصل میں مشہور قول 12 ربیع الاول میلاد النبی ہونے کے بارے 12 اقوال ذکر کیے جن میں دونوں طرف سے چھ چھ اقوال شامل ہیں۔

دوسرے باب کی پانچ فصلیں ہیں۔

پہلی فصل میں وفات النبی ﷺ یکم ربیع الاول کے بارے 5 اقوال دوسری فصل میں دو ربیع الاول کے بارے میں 5 اقوال تیسری فصل میں 12 ربیع الاول کے بارے میں 2 اقوال۔ یوں بارہ ربیع الاول کی نسبت سے 12 اقوال ہو گئے۔

چوتھی فصل میں وفات النبی ﷺ 12 ربیع الاول کے اقوال کا تحقیقی جائزہ بیان کیا گیا۔ جبکہ پانچویں فصل میں 12 ربیع الاول وفات النبی ﷺ کے قول میں غلطی کی وجہ علماء کی تصریحات سے بیان کرنے کی کوشش کی ہے

فصل اول

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمُ. اَلَّذِیْ رُوْحُهٗ نُسْخَةُ الْاَحْدِیَةِ فِیْ الْحُوْةِوَ قَلْبُهٗ خِزَانَةُ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْت. طَاؤُسُ الْکِبْرِیَاءِ وَ خَمَامُ الْجَبَرُوْتِ. جَسْدُهٗ صُوْرَةٌ مَعَانِیْ الْمُلْکِ وَ الْمَلَکُوْتِ. اَلَّذِیْ هُوَ فُلْکُ صُبْحِ اَنْوَارِ الْوَحْدَانِیَّةِ. وَطَلْعَةِ شَمْسِ الْاِسْرَارِ الرَّبَّانِیَّةِ. وَ بَهْجَةِ قَمَرِ الْحَقَائِقِ الصَّمَدَانِیَّةِ وَطُوْرِ تَجَلِّیَاتِ الْاِحْسَانِیَّةِ. وَعَرْشِ حَضْرَةِ الْحَضْرٰتِ الرَّحْمَانِیَّةِ. اَنَّ مُوْلِدَ مُحَمَّدٍ ﷺ سِرٌّ فِیْ سِرٍ مَسْتُوْرٍ فِیْ سِرٍ لِسِرٍ لَا یَعْلَمُ عَالِمٌ وَلَا یُدْرِکُ مَدْرِکٌ وَلَا یَعْقِلُ الْعَاقِلُوْن.

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ.

اما بعد فاعوذباللّٰہ من الشیطن الرجیم.

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ. (سورۃ انبیاء پارہ نمبر 17)

اللہ وحدہ لاشریک نے حضور سرور کائنات، فخر موجودات، قبلہ اصحاب صدق وصفا، کعبہ ارباب حلم وحیا، مُخبر اخبار ماضیہ، واقف امور مستقبلہ، فاتح

مغلقاتِ حقیقت، ماحی کفر و بدعت، شاہباز آشیان قربت، طاوس مرغزار جنت شگوفہ شجرہ محبوبیت، ثمرہ سدرۂ مقبولیت، جگر گوشہ کان کرم، دستگیر دردمندگان امم محمد مصطفٰے احمد مجتبیٰ ﷺ کے مقام رحمت کو یوں بیان فرمایا۔

(اور نہیں بھیجا ہم نے آپکو مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر) مذکورہ آیت میں جہاں یہ واضح ہوا کہ آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنایا گیا تو وہاں یہ بھی ثابت ہوا کہ تمام جہان آپکی رحمت کے محتاج ہیں اور یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ جس چیز کی حاجت ہو وہ محتاج سے پہلے ہوتی ہے تو ضروری تھا کہ آپ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ تمام عالمین سے پہلے ہوتی۔

اس لئے رب کائنات نے ہر چیز سے پہلے سرکار علیہ السلام کے نورِ مبارک کو پیدا فرمایا پھر نور مصطفٰے ﷺ سے حسن کائنات کو وجود عطاء فرمایا۔

حضور نبی رحمت ﷺ کی ولادت باسعادت 12 ربیع الاول، 22 اپریل 571ء یکم جیٹھ 628 بکرمی، بعد صبح صادق، جبکہ اس دن صبح صادق 4:20 پر ہوئی۔

اس بات پر اتفاق ہے کہ آپکا یوم ولادت پیر شریف ہے اور مہینہ بھی ربیع الاول کا تھا۔ اختلاف اس بات میں ہے کہ آپ کی تاریخ ولادت کیا ہے؟ بعض مؤرخین 9 ربیع الاول کے قائل ہیں جبکہ جمہور کا قول 12 ربیع الاول ہے اور یہی عقیدہ اہلسنت و جماعت کا ہمیشہ سے چلا آرہا ہے۔

تاریخ میلاد النبی ﷺ کا تحقیقی جائزہ

صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، عظیم محدثین اور مؤرخین کے 12 ربیع الاول کی نسبت سے ربیع الاول کی 12 تاریخ میلاد مصطفےٰ ﷺ ہونے کے بارے میں 12 اقوال۔

(1) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا قول:۔

عظیم مؤرخ ابوالفداء اسماعیل بن کثیر متوفی 774ھ رحمۃ اللہ علیہ مصنف ابن ابی شیبہ کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

عن جابر و ابن عباس انهما قالا ولد رسول الله ﷺ عام الفيل يوم الاثنين الثانی عشر من شهر ربيع الاول.

حضرت جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کہ یہ دونوں (حضرت جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت عام الفیل میں پیر کے روز بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔

(البدایۃ والنھایۃ جلد 3 صفحہ 32-31 باب مولد رسول اللہ ﷺ کتاب سیرت رسول ﷺ)

حافظ ابن کثیر نے جو اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کے قول کی سند بیان کی اس کے تمام راوی بھی ثقہ ہیں۔

تعارف! حضرت جابر بن عبداللہ متوفی 74ھ رضی اللہ عنہما

آپ کا نام جابر والد کا نام عبداللہ جبکہ آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے اور آپ انصاری ہیں یعنی ہجرت نہیں کی بلکہ مدینہ طیبہ کے رہنے والے تھے فرمان رسول ﷺ (حدیث) سے کثرت محبت کی بنا پر عظیم محدث ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ نبی ﷺ کے ساتھ 18 غزوات میں شریک ہوئے اور غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ فتح پا کر بدری صحابہ میں شریک ہونے کا بھی شرف حاصل کیا۔

زندگی کے آخری ایام میں شام اور مصر میں بھی قیام رہا اور اسی اثنا میں نابینا ہو گئے تھے بالآخر 94 سال کی عمر پا کر 74ھ کو مدینہ منورہ میں وفات پائی، دیار مصطفےٰ ﷺ کے مشہور قبرستان جنت البقیع میں مدفن نصیب ہوا۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ کے آخری صحابی ہیں۔

(2) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول

امام حاکم نیشاپوری متوفی 405ھ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عظیم صحابی رسول پہلے مُفَسِّرِ قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول روایت کرتے ہیں۔

عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ولد النبی ﷺ عام الفیل لاثنتی عشرۃ لیلۃ مضت من ربیع الاول. (تلخیص المسدرک ج2 ص203)

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا سرکار دو عالم ﷺ کی ولادت باسعادت عام الفیل میں پیر کے دن ربیع الاول کی بارہ (12) تاریخ کو ہوئی۔

تعارف ! حضرت عبداللہ بن عباس متوفی 68ھ رضی اللہ عنہما۔

آپ کا نام عبداللہ والد کا نام عباس دادا کا نام عبدالمطلب رضی اللہ عنہم ہے۔ اسی بنا پر آپ رضی اللہ عنہ کو حضور علیہ السلام کے چچازاد بھائی ہونے کا بھی شرف حاصل ہے آپکی والدہ کا نام لُبابہ بنت حارث ہے جو کہ ام المؤمنین میمونہ کی ہمشیرہ ہیں اسی بنا پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضور علیہ السلام کے بھانجے اور آپ علیہ السلام حضرت عبداللہ کے خالو ہوئے۔ اسی رشتے کی بنا پر آپ رضی اللہ عنہ کو اکتساب فیض کا وہ موقع نصیب ہوا جو کہ دیگر اصحاب رسول کے حصے میں نہ آسکا۔ کیونکہ اسی بنا پر آپ اپنی خالہ کے ہاں یعنی رسول اللہ ﷺ کے گھر رات کو ٹھہر جایا کرتے تھے۔

واقعہ ۔ ایک مرتبہ حضور ﷺ رات کے پچھلے پہر نماز کیلئے کھڑے ہوئے تو یہ سعادت مند صاحبزادے بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہوگئے۔ حضور ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے برابر کرلیا اس وقت تو وہ ساتھ کھڑے ہو گئے مگر یونہی حضور ﷺ نے نماز شروع کی وہ ہٹ کر اپنی جگہ پر آ گئے سلام کے بعد آپ ﷺ نے ان سے پوچھا میں نے تم کو اپنے ساتھ کھڑا کیا تھا تم پیچھے کیوں ہٹ گئے؟

انہوں نے نہایت ادب سے عرض کیا یارسول ﷺ میری کیا مجال ہے کہ اللہ کے رسول کے برابر کھڑا ہو کر نماز پڑھوں حضور ﷺ انکے جواب سے بہت خوش ہوئے اور بارگاہ رب العزت میں دعا کی ''الٰہی عزوجل اس لڑکے کو علم کثیر عطاء فرما اور اس کو اور زیادہ فہم و فراست سے نواز'' (پچاس صحابہ/طالب ہاشمی 119)

اسی دعا کا اثر ہوا کہ آپ ترجمان القرآن کے لقب سے مُلَقّب ہوئے اور قرآن مجید کی پہلی تفسیر فرما کر امام المفسرین ہونے کا سہرا اپنے سر لیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما ہجرت نبی ﷺ سے تین سال پہلے مکہ کے شعب ابی طالب میں پیدا ہوئے۔ حضرت عباس نے آپ کو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا تو آپ ﷺ نے اپنے لعاب دہن سے گھٹی دی اور انکے لیئے دعاء خیر و برکت فرمائی۔ آپکی عمر مبارک تیرہ سال کی تھی کہ سرکار علیہ السلام کا وصال ہو گیا اس کے باوجود کہ آپ نے آخری عمر میں احادیث روایت کرنا چھوڑ دی تھی پھر بھی آپ سے جو روایت کردہ احادیث ہیں انکی تعداد 2660 ہے۔ آپ بھی آخری عمر میں ظاہری آنکھوں کی بینائی سے محروم ہو گئے تھے 68ھ کو 71 سال کی عمر میں طائف کے مقام پر وفات پائی اور طائف میں ہی مزار شریف مرجع عام و خاص ہے۔

(3) محمد بن اسحاق کا قول:۔

امام عبدالملک بن ھشام الحمیری متوفی 213ھ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ممتاز تابعی اور مشہور مؤرخ ومحدث ابوبکر محمد بن اسحاق بن یسار کا قول روایت کرتے ہیں۔

ولد رسول الله ﷺ یوم الاثنین لاثنتی عشرة لیلة خلت من شهر ربیع الاول عام الفیل. (السیرۃ النبویہ جلد 1 صفحہ 181)

سرکار علیہ السلام کی ولادت باسعادت پیر شریف کے دن ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو عام الفیل میں ہوئی۔

تعارف! محمد بن اسحاق متوفی 151ھ رحمۃ اللہ علیہ

ممتاز تابعی اور مشہور محدث اور مؤرخ ہیں۔نام محمد والد کا نام اسحاق جبکہ کنیت ابوعبیداللہ تھی۔شعبہ بن حجاج نے آپکو امیر المؤمنین فی الحدیث کے نام سے یاد کیا ہے آخر میں بغداد (عراق) چلے آئے اور وہیں 151ھ میں وفات پائی کئی کتابوں کے مصنف ہیں جن میں 'سیرت ابن اسحاق' زیادہ مشہور ہے بعد میں آنے والے مؤرخین نے سیرت ابن اسحاق سے استفادہ کرتے ہوئے اپنی تاریخ کی کتب تصنیف کیں۔محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کے اسی قول کو عظیم محدث ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی 458ھ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی روایت کیا۔

قال محمد بن اسحاق ولد رسول الله ﷺ يوم الاثنين عام الفيل لاثنتی عشرة ليلة مضت من شهر ربيع الاول .

(دلائل النبوت بیہقی جلد 1 صفحہ 74)

رسول اللہ ﷺ پیر کے دن عام الفیل میں ربیع الاول کی بارہ 12 تاریخ کو پیدا ہوئے۔

تعارف !ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی 458ھ رحمۃ اللہ علیہ

نام احمد والد کا نام حسین جبکہ آپکی کنیت ابوبکر ہے۔آپ خراسان کے شہر بیہق میں 384ھ بمطابق 994ء کو پیدا ہوئے اسی وجہ سے آپ کو امام بیہقی بھی کہا جاتا ہے تحصیل علم کیلئے بہت سے ملکوں کا سفر کیا ایک سو کے قریب شیوخ سے علم حاصل کیا جبکہ بالخصوص حدیث آپ نے امام ابوالحسن محمد بن الحسین اورابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم سے زیادہ پڑھی۔ تحصیل علم کے بعد غزنی کے دارالعلوم میں اعلیٰ عہدے پر فائز رہے۔عمر کے آخری حصہ نیشاپور میں سکونت اختیار کرلی۔اور وہیں درس وتدریس بالخصوص حدیث لکھوانے میں مصروف ہو گئے۔آپ ایک کامل شخصیت کے حامل بزرگ تھے شاید یہی وجہ تھی کہ آپ حدیث پر بحث کرنے میں مشہور امام تصور کیے جاتے ہیں۔آپ نے بہت سی کتابیں لکھیں جن میں مشہور''السنن الکبریٰ'الاسماء والصفات، معرفۃ السنن والآثار، کتاب المدخل اور دلائل النبوۃ زیادہ مشہور ہیں۔یوں تبلیغ اسلام کا

فریضہ سرانجام دیتے ہوئے آپ 458ھ بمطابق 1066ء کو دار فانی سے دار بقا کی طرف منتقل ہوئے آپ نیشاپور میں فوت ہوئے مگر آپ کا جسد خاکی بیہق لایا گیا۔ جسے خسروجرد میں دفن کیا گیا۔ محمد بن اسحاق متوفی رحمۃ اللہ علیہ کے اسی قول کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری متوفی 405ھ رحمۃ اللہ علیہ نے الفاظ کے اختلاف کے ساتھ روایت کیا۔

عن محمد بن اسحاق ولد رسول الله ﷺ لا ثنتی عشرة لیلة مضت من شهر ربیع الاول . (مستدرک ج2، ص603 دوسرانسخہ ج3، ص204)

امام المغازی محمد بن اسحاق سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت، بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔

تعارف! امام حاکم نیشاپوری متوفی 405ھ رحمۃ اللہ علیہ

نام محمد والد کا نام عبداللہ بن محمد کنیت ابوعبداللہ جبکہ ابن البیع اور حاکم کے لقب سے مشہور ہوئے آپ 3 ربیع الاول 321ھ کو نیشاپور میں پیدا ہوئے۔

علم حدیث کی تحصیل کیلئے مختلف ممالک کا سفر کیا آپ نے تقریباً دو ہزار شیوخ سے احادیث سنیں اور بقیہ زندگی درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں گزاری جس کے نتیجے میں آپ نے امام ذہبی کے قول کے مطابق ایک ہزار تصانیف اپنے پیچھے یادگار چھوڑیں۔ جن میں چند ایک کو زیادہ شہرت ملی۔

المستدرک، المدخل فی اصول الحدیث، معرفۃ علوم الحدیث، مذکی الاخیار، تاریخ

نیشا پور وغیرہ شامل ہیں۔امام نیشا پوری چونکہ کچھ عرصہ قاضی بھی رہے جسکی وجہ سے آپ امام حاکم کے نام سے زیادہ مشہور ہیں۔آپ 3 صفر 405ھ کو دار فانی سے دار بقا کی طرف منتقل ہو گئے سرزمین نیشا پور میں ابدی نیند فرما رہے ہیں۔

محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کے اسی قول کو عظیم محدث ابن جوزی متوفی 597ھ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی روایت کیا۔

قال ابن اسحاق ولد رسول الله ﷺ یوم الاثنین عام الفیل لاثنتی عشرة لیلة مضت من شهر ربیع الاول. (الوفاء، ج1،ص90)

امام ابن اسحاق نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت بروز پیر شریف بارہ 12 ربیع الاول عام الفیل کو ہوئی۔

تعارف ! محدث ابن جوزی متوفی 597ھ رحمۃ اللہ علیہ

نام عبدالرحمٰن والد کا نام علی بن محمد کنیت ابو الفرج جبکہ محدث ابن جوزی کے نام سے مشہور ہیں۔آپ کا سلسلہ نسب پندرہ پشتوں کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جاملتا ہے۔

محدث ابن جوزی بغداد میں 510ھ کو پیدا ہوئے چونکہ تاریخ ولادت میں اختلاف پایا جاتا ہے اسی وجہ سے ابن جوزی خود بھی مبہم ہی جواب دیا کرتے تھے ابھی عمر تین سال کی تھی والد گرامی کا انتقال ہو گیا آپ کی پرورش والدہ اور پھوپھی نے کی اور اپنے زمانہ کے مشہور علماء سے علم حاصل کیا جن کی تعداد 78

بیان کی جاتی ہے۔ محدث ابن جوزی نے زیادہ تر اپنی کوششوں کو حصول علم کیلئے خرچ کیا چونکہ ان کے نزدیک سب سے اچھی نفلی عبادت حصول علم تھا۔ عظیم محدث ہونے کے ساتھ ساتھ آپکے خلفاء اور وزراء سے تعلقات بھی بہت اچھے تھے لیکن یہ حصول زر کیلئے نہیں بلکہ علم و فضل میں ان کے عظیم مرتبے کا یہ بھی طبعی نتیجہ تھا۔ اس لئے کہ آپ خود فرماتے ہیں، کسب معاش کیلئے میں نے کبھی کسی امیر کی خوشامد نہیں کی (الفتۃ لکبد فی نصیحۃ الولد) آپ نے قرآن مجید کی تفسیر وعظ کی صورت میں فرمائی اور ہزاروں کا مجمع آپکا وعظ سننے کیلئے حاضر ہوتا جس کا اثر یہ کہ بیس ہزار غیر مسلم آپکی تبلیغ سے موم دل ہوکر مشرف بہ اسلام ہوئے اور ایک لاکھ سے زیادہ لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر سابقہ گناہوں سے توبہ کی محدث ابن جوزی نے 15 محرم الحرام 597ھ بمطابق 1200ء کو وفات پائی۔

(4) حضرت سعید بن مسیّب کا قول:۔

امام برہان الدین حلبی متوفی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔

عن سعید بن المسیب ولد رسول الله ﷺ عند البها ر النها ر ای وسطه وکا ن ذلک لمغی اثنی عشر ة لیلة مضت من شهر ربیع الا و ل . (سیرت حلبیہ، جلد 1 صفحہ 57)

حضرت سعید بن مسیّب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت

باسعادت بہار نہار کے قریب یعنی وسط میں ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو ہوئی۔

تعارف! حضرت سعید بن مسیّب متوفی 93ھ رحمۃ اللہ علیہ

نام سعید کنیت ابو محمد تھی آپ کے والد گرامی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔ آپ کی ولادت باسعادت 2ھ میں ہوئی صحابہ کرام کی کثیر جماعت سے علم حدیث پڑھنے کی وجہ سے آپ سید التابعین کے لقب سے مشہور ہوئے اسی بنا پر آپ کا شمار مدینہ منورہ کے سات مشہور فقہا میں ہوتا ہے۔ مشہور ہے کہ آپ خواب کی تعبیر بتانے میں خاصہ ملکہ رکھتے تھے۔ وضع قطع میں انتہائی سادہ مزاج جبکہ صاف ستھرا لباس زیب تن رکھتے تا کہ منصب کا وقار قائم رہ سکے۔ آپ کو حکومت کی طرف سے وظیفہ دیا جاتا تھا مگر آپ نے حکومت سے اختلاف کی بناء پر وظیفہ لینا بند کر دیا جو کہ بعد میں وہ رقم بیت المال میں جمع ہونے لگی آہستہ آہستہ یہ رقم تیس ہزار کو پہنچ گئی بیت المال کے منتظم کی جانب سے آپکو بار بار پیغام موصول ہوئے مگر اسی اختلاف کی وجہ سے آخر وقت تک بیت المال سے یہ رقم وصول نہ فرمائی ہمیشہ عزت اسلام اور عظمت مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم پر پہرہ دیتے رہے۔ بالآخر آپ کا انتقال 93ھ کو ہوا۔

(اکمال فی اسماء الرجال لصاحب المشکوۃ 609ھ)

(5) ابو معشر نجیع کا قول:۔

امام شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد الدمشقی متوفی 748ھ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

وقال ابو معشر نجیع ولد لا ثنتی عشرۃ لیلۃ خلت من ربیع الاول

ابو معشر نجیع فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بارہ 12 ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔

(سیرت النبویہ جلد 1 صفحہ 7)

تعارف! ابو معشر نجیع المدنی متوفی 170ھ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نام نجیع والد کا نام عبدالرحمٰن کنیت ابو معشر جبکہ السندی المدنی کے لقب سے مشہور ہوئے۔آپ ہندی الاصل مگر ملک یمن میں ایک غلامانہ زندگی گزارتے تھے لیکن فدیہ ادا کر کے آزادی حاصل کی اور یمن کو الوداع کہتے ہوئے دیار حبیب خدا اشرف انبیا ﷺ مدینہ منورہ کو دل وروح کا چین جانتے ہوئے مسکن بنایا۔ کچھ احادیث بھی روایت کیں۔اگرچہ بعض نے آپ کو ضعیف راوی کہا ہے

(تاریخ بغداد جلد 13 صفحہ 457 تہذیب التہذیب جلد 10 صفحہ 419 تا 422)

لیکن آپ کو شہرت آپکی مشہور زمانہ تصنیف کتاب المغازی کی بدولت ملی۔جس کے کئی ایک اجزاء واقدی اور ابن سعد کی کتاب المغازی میں محفوظ ہیں۔160ھ بمطابق 776ء کو مدینہ طیبہ سے بغداد کی طرف رخت سفر باندھا جہاں انہیں

عباسی دربار خلافت کے متعدد امراء کی عنایات حاصل تھیں۔
اسرائیلی تاریخ اور آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ کے علاوہ سنین و تواریخ کے بارے میں بالخصوص جس کا سلسلہ ان کے سال تک پہنچتا ہے پر ید طولیٰ حاصل تھا تاریخ طبری کی زیادہ تر معلومات اسی سے ماخوذ ہیں۔
آپ ماہ رمضان المعظم 170ھ بمطابق 787ء کو دار فانی سے دار بقا کی طرف منتقل ہوئے۔ آخری آرامگاہ بھی حضور غوث پاک کے شہر بغداد میں مرجع عام و خاص ہے۔

(6) ابوحاتم بن حیان کا قول:۔

جلیل القدر محدث ابوحاتم محمد بن حیان متوفی 354ھ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
ولد النبی ﷺ عام الفیل یو م الا ثنین لا ثنتی عشر ۃ مضت من شھر ربیع الا و ل . (سیرۃ النبویہ و اخبار الخلفاء صفحہ 4 تا 33)
امام ابوحاتم نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت عام الفیل کے سال پیر کے دن بارہ ربیع الاول ہوئی۔

تعارف ! امام ابوحاتم بن حیان متوفی 354ھ رحمۃ اللہ علیہ
نام محمد والد کا نام حیان جبکہ کنیت ابوحاتم ہے۔ عمر کے شروع سے ہی تحصیل علم میں خاصہ ذوق موجود تھا اسی ذوق کے سہارے اپنے علاقہ کے تمام علماء سے

شرف تلمذ حاصل کیا۔ پھر تحصیل علم کے شوق میں عراق، شام، حجاز، خراسان، ماوراء النہر اور ترکستان کے سفر طے کیئے۔ فقہ وحدیث میں ابومحمد بن اسحاق کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا۔ علم طب ونجوم میں بھی دسترس حاصل کی سمرقند اور سایر میں قاضی القضاہ کے عہدے پر بھی فائز رہے۔ لیکن ان مشاغل کی بنا پر اپنا اصل مشن نہیں بھولے یعنی تصنیف وتالیف پر پورا وقت دیتے رہے جن میں اہم تصانیف یہ ہیں۔ کتاب الصحابہ، کتاب التابعین، اتباع التبع، اتباع التابعین الفصل بین النقلہ، علل اوھام، اصحاب التواریخ، سیرۃ النبویہ واخبار الخلفاء۔ آپ نے دین متین کی خدمت سرانجام دیتے ہوئے 354ھ کو سیقان میں انتقال فرمایا بست میں آخری آرامگاہ میسر آئی۔

(7) ابوجعفر محمد بن جریر طبری کا قول:۔

عظیم مؤرخ ابوجعفر محمد بن جریر طبری متوفی 360ھ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

ولد رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین عام الفیل لاثنتی عشرۃ لیلۃ مضت من شھر ربیع الاول. (تاریخ طبری، جلد2، صفحہ 125)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت پیر کے روز ربیع الاول کی بارہویں تاریخ کو عام الفیل میں ہوئی۔

تعارف! ابوجعفر محمد بن جریر طبری متوفی 360ھ رحمۃ اللہ علیہ

نام محمد والد کا نام جریر جبکہ کنیت ابوجعفر ہے آبائی صوبہ طبرستان ہونے کی وجہ سے طبری مشہور ہوئے۔

ابوجعفر محمد بن جریر طبری مشہور عرب مؤرخ ہیں 224ھ کے آخر یا 225ھ کی ابتدا میں بمطابق 839ء کو طبرستان کے دارالحکومت آمل میں پیدا ہوئے۔ سات سال کی عمر میں تکمیل قرآن مجید کر لینا علمی ذوق کا منہ بولتا ثبوت ہے ابتدائی تعلیم علاقہ میں پائی بعدازاں اسلامی دنیا کا دورہ کیا اس دوران امام احمد بن حنبل سے اکتساب فیض کی نیت سے بغداد پہنچے مگر کچھ ہی عرصہ بعد علم کا مینارہ امام احمد صدائے حق بلند کرتے ہوئے جان جان آفرین کے سپرد کر گئے۔ طبری عالمانہ مزاج اور اعلیٰ کردار کے مالک تھے۔ زندگی کا اکثر حصہ انہوں نے عرب اور اسلامی روایات کے سلسلے میں مواد جمع کرنے تعلیم و تعلم اور تصنیف و تالیف میں گزارا شاید اسی لیے ہمیشہ جلیل القدر مراتب ومناصب قبول کرنے سے انکار کیا۔

اس علمی ذوق کا نتیجہ ہوا کہ آپ نے علم تاریخ، فقہ، تفسیر القرآن، قرأۃ، عروض، نحو، طب، ریاضی بلکہ علم الاخلاق میں بھی نام پیدا کیا۔

مصر سے واپسی یعنی 876ھ بمطابق 877ء کے بعد دس سال تک شافعی مذہب کے پیروکار رہے پھر اپنا الگ دبستان قائم کیا۔ جس کے پیروکار اپنے آپکو جریرہ (انکے والد کی نسبت) کہتے تھے۔ چونکہ امام شافعی سے زیادہ

اعتقادی اختلاف نہ تھا اسی وجہ سے یہ تحریک جلد ختم ہوگئی۔امام طبری نے جامع البیان فی تفسیر القرآن، تاریخ الامم والملوک اور بہت سی کتابیں اپنے پیچھے یادگار چھوڑی ہیں۔اور 310ھ میں وفات پائی۔

(8) امام ابوالحسن ماوردی کا قول:۔

امام ابوالحسن علی بن محمد ماوردی متوفی 450ھ لکھتے ہیں۔

لا نه ولد بعد خمسين يو ما من الفيل مو ت ابيه في يو م الا ثنين الثا ني عشر من شهر ربيع الا و ل . (اعلام النبوہ جلد 1 صفحہ 270)

عام الفیل کے پچاس روز بعد اپنے والد گرامی کے وصال کے بعد رسول اللہ ﷺ کی ولادت ربیع الاول کی بارہ 12 تاریخ کو ہوئی۔

تعارف! امام ابوالحسن علی بن محمد ماوری متوفی 450ھ رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

نام علی والد کا نام محمد جبکہ کنیت ابوالحسن تھی مگر آپ ماوردی کے لقب سے مشہور ہوئے جسکی وجہ کہ آپ عرق گلاب کی تجارت کرتے تھے جس کو ماء الورد (عرق گلاب) کہا جاتا ہے۔ (وفیات الاعیان 410/1)

آپ 364ھ بمطابق 974ء کو عراق کے شہر بصرہ میں پیدا ہو۔ابتدائی تعلیم کے بعد شیخ ابوالقاسم الصمیر ی سے تفسیر، فقہ اور اصول فقہ کا درس لیا پھر بغداد جاکر شیخ ابوحامد الاسفرئنی سے تمام علوم متداولہ کی تکمیل کی۔(معجم الادبا جلد 10 صفحہ 52

شیخ امام ماوردی نے بالخصوص تفسیر، فقہ، اصول فقہ، عقائد، سیاست اور ادب میں کمال حاصل کیا۔ (طبقات الشافعیۃ الکبریٰ جلد 3 صفحہ 301)۔ مختلف علوم و فنون میں شیخ ماوردی سے استفادہ کرنے والوں میں ابوبکر خطیب بغدادی، اور ابوالعز احمد بن عبداللہ مشہور ہیں۔ (تاریخ بغداد جلد 12 صفحہ 102) آپکی شہرہ آفاق کتب میں تفسیر القرآن الکریم، کتاب الاقناع فی الفقہ، معرفۃ الفضائل، الامثال والحکم، کتاب العیون، ادب الدنیا والدین، الاحکام السلطانیہ، اعلام النبوہ (جس سے مذکورہ عبارت لی گئی) کے علاوہ بھی متعدد کتابیں اپنے پیچھے یادگار چھوڑیں۔ الماوردی مختلف شہروں میں قاضی کے منصب پر فائز رہے آخر میں بغداد کے قاضی مقرر ہوئے۔ اور وفات تک اسی شہر کے محلّہ درب زعفرانی میں مقیم رہے (تاریخ بغداد جلد 12 صفحہ 103)۔ ابوالحسن ماوردی بروز منگل 30 ربیع الاول 450ھ بمطابق 1058ء کو 86 سال کی عمر میں فوت ہوئے اور بدھ کے دن یکم ربیع الثانی کو بغداد کی جامع مسجد میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور مقبرہ باب حرب میں دفن ہوئے۔ (وفیات الاعیان جلد 1 صفحہ 41)۔

(9) علامہ ابن خلدون متوفی 732ھ کا قول:۔

ابوزید عبدالرحمٰن بن ابی بکر محمد ابن خلدون متوفی 732ھ لکھتے ہیں۔

ولد رسول الله ﷺ عام الفیل لا ثنتی عشرۃ لیلۃ خلت من

ربیع الاول۔ (تاریخ ابن خلدون جلد 2 صفحہ 710)

رسول اللہ ﷺ کی ولادت نورانی عام الفیل بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔

تعارف! ابوزید عبدالرحمٰن بن ابی بکر محمد ابن خلدون متوفی 732ھ رحمۃ اللہ علیہ نام عبدالرحمٰن کنیت ابن خلدون جبکہ والد کا نام محمد تھا۔ کنیت خلدون کی شاید وجہ ہے کہ ان کے سلسلہ نسب میں دسواں باپ خلدون تھا اور تاریخ میں نسب یوں بیاں کیا جاتا ہے ابوزید ولی الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر محمد بن ابی عبداللہ بن محمد بن الحسن بن محمد بن ابن جعفر محمد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن خلدون۔

خلدون کی وجہ تسمیہ!

خلدون بھی اصل میں خالد کی بدلی ہو حالت ہے وجہ یہ ہے کہ جو خاندان اندلس میں آباد ہوئے انکی یہ عادت تھی دوسرے مقامی قبیلوں سے امتیاز کیلئے اپنے آباؤاجداد میں سے کسی غیر معروف شخص کو لے لیتے تھے۔ تو اس کے نام کے ساتھ آخر میں واؤ اور نون کا اضافہ کر دیتے۔ انکے جد اعلیٰ کا نام بھی خالد ہوگا جو اس خود ساختہ قانون کے تحت خلدون ہو گیا جیسے بدر، سے بدرون اور عبد سے عبدون وغیرہ۔ اور یہ وجہ بھی بیان کی گئی ہے یہ واؤ اور نون کا اضافہ ہسپانوی زبان میں تکبیر کی غرض سے ہوتا ہے جس کا مطلب خلدون سے مراد خالد اکبر ہے۔

حالات:۔

ابن خلدون یکم رمضان المبارک 732ھ بمطابق 27 مئی 1332ء کو تیونس میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم کیلئے ابوالحسن مرینی کے درباری علماء سے استفادہ کرنے کا موقع ملا۔قرآن مجید حفظ کیا اور مروجہ تمام علوم قرآن وحدیث سے فلسفہ ومنطق تک تمام میں ملکہ تامہ حاصل کیا۔ابھی عمر 17 برس تھی کے اس علاقہ میں طاعون کی وبا پھیل گئی جس سے والدین اور اکثر اساتذہ دارفانی سے دار بقاء کی طرف منتقل ہو گئے۔المختصر حالات نے بہت کروٹیں بدلیں مگر یہ آسمان علم وحکمت کا ایک درخشندہ ستارہ بن کر چمکے اور مختلف شاہی درباروں میں علمی جواہر دیکھائے دسمبر 1383ء میں حج کی نیت سے چلے قاہرہ (مصر) میں شہرت تو پہلے ہی تھی تو جامع ازھر کے طلباء کے اصرار پر وہیں کچھ عرصہ فقہ مالکی کی تدریس کے فرائض سرانجام دیئے اور فقہ مالکی کے عہدہ قضاء پر بھی فائز رہے۔ حالات نے ایک بار پھر گوشہ نشینی پر مجبور کیا مگر اس حالت میں جو خبر سنی تو وہ ساری زندگی کے غموں پر سبقت لے گئی وہ خبر یہ تھی کہ بیوی بچے ان کی طرف آرہے تھے کہ سمندری سفر میں موجوں کی نذر ہو گئے جب یہ خبر پہنچی تو بے اختیار پکار اٹھے فقدت بذالک المال والسعادۃ والبنین۔یعنی اس حادثے سے میں مال ،خوش بختی اور اولاد سب سے محروم ہو گیا۔اس کے فوراً بعد حج کیلئے چلے گئے اور

کتب میں بالخصوص کتاب العبیر کو خاصی مقبولیت ملی بالخصوص اسکے مقدمہ کو
کیونکہ اس میں انہوں نے پہلی بار تاریخ تمدن کا سائنٹیفک تجزیہ کیا۔
بالآخر ابن خلدون زندگی مستعار سے دار بقا کی طرف 25 رمضان 808ھ
بمطابق 12 مارچ 1206ء کو منتقل ہو گئے۔ لوگوں نے انہیں قاہرہ کے قبرستان
میں دفن کیا لیکن زمانے کی دست برد سے ان کی قبر کا نشان تک مٹ گیا۔

(10) امام سخاوی کا قول:۔

مشہور محدث ابوالخیر محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی متوفی 902ھ رحمۃ اللہ
علیہ لکھتے ہیں۔

ولد رسول الله ﷺ في يو م الا ثنين عند فجر ه لا ثنتى عشر ة
ليلة مضت ربيع الا و ل عام الفيل .   (التحفۃ اللطیفۃ، جلد 1 صفحہ 7)

رسول اللہ ﷺ پیر کے دن فجر کے وقت بارہ ربیع الاول عام الفیل کو پیدا ہوئے

تعارف !ابوالخیر محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی متوفی 902ھ رحمۃ اللہ علیہ
نام محمد والد کا نام عبدالرحمٰن کنیت ابوالخیر جبکہ لقب شمس الدین تھا مگر مشہور سخاوی
کے نام سے ہوئے جو کہ ان کے آبائی وطن سخا (مصر کا ایک گاؤں) کی طرف
منسوب ہے۔ مکمل نام ابوالخیر شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر بن عثمان
السخاوی ہے۔ آپ ماہ ربیع الاول 831ھ بمطابق نومبر 1427ء کو قاہرہ

(مصر) میں پیدا ہوئے۔ صغر سنی میں تکمیل حفظ القرآن کے بعد علوم مروجہ کی طرف مشغول ہو گئے آپ نے قرأت، تفسیر، حدیث، فقہ، تاریخ، علم فرائض و حساب، اصول فقہ میں دسترس حاصل کی جس کے لئے آپ کو تقریباً اسی 80 شہروں کی طرف سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے چار سو علماء کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنے کا موقع میسر آیا۔

جبکہ آپ کے اساتذہ میں علامہ ابن حجر عسقلانی کا نام سب سے نمایاں ہے ان کی وفات کے بعد ہی آپ نے حجاز مقدس کے دوسرے علماء کی طرف رجوع فرمایا امام سخاوی کی تصانیف کا دائرہ بڑا وسیع ہے مختلف علوم وفنون پر مشتمل آپکی کتابوں کی تعداد تقریباً نوے کے قریب ہے۔ امام موصوف اسلام کی ترویج و اشاعت کا اہم فریضہ سرانجام دیتے ہوئے شعبان 902ھ بمطابق اپریل 1497ء کو مدینہ منورہ میں وصال فرمایا اور سرکار ﷺ کے پڑوسی قبرستان جنت البقیع میں ابدی نیند سو گئے۔

(11) ابن حجر مکی کا قول:۔

فقہ شافعی کے مشہور امام ابوالعباس احمد بن حجر مکی متوفی 974ھ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

وکان مولده ليلة الاثنين لاثنتى عشرة ليلة خلت من شهر ربيع الاول. (النعمۃ الکبری علی العالم صفحہ 20)

تعارف!ابوالعباس احمد بن محمد بن حجر مکی متوفی 974ھ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مشہور شافعی فقیہ آپ کا نام احمد والد کا نام محمد دادا کا نام بھی محمد کنیت ابوالعباس عرف ابن حجر مکی الہیثمی ہے آپ الغربیہ کے محلّہ ابی الہیثم میں ماہ رجب المرجب 909ھ بمطابق 1504ء کے آخر میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں ہی والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا لیکن والد کے استاد صوفی شمس الدین متوفی 632ھ اور انکے شاگرد شمس الدین محمد الشناوی نے انکے اخراجات تعلیم کو برداشت کیا۔ جب ابتدائی تعلیم مکمل کی تو 924ھ میں انہیں تحصیل علوم کے لئے جامع ازھر میں بھیج دیا وہاں آپ نے اعلیٰ شیوخ سے زانوئے تلمذ طے کیا۔ آپکی عمر بمشکل بیس برس تھی کہ آپ نے تمام علوم متداولہ کی تکمیل کر لی اور آپ کو وہیں جامع الازھر میں افتاء اور درس وتدریس کی اجازت مل گئی۔ 933ھ کو پہلی بار حج بیت اللہ کیلئے روانہ ہوئے اور دو سال تک وہیں مکہ میں مقیم رہے اور تصنیف کا کام شروع کیا پھر مصر واپس آکر بھی تدریس کے ساتھ ساتھ یہی شغل رہا۔ 937ھ میں اہل و عیال کے ساتھ دوسری مرتبہ حج بیت اللہ کیلئے تشریف لے گئے مگر 940ھ میں تیسری مرتبہ حرمین کی زیارت کو گئے تو مکہ شریف کو اپنے لئے مستقل مسکن بنایا۔ تصنیف وتالیف اور درس وتدریس میں ہمہ تن گوش رہے اور آپ نے مکہ شریف میں شافعی مذہب کے بڑے مفتی کی حیثیت سے زندگی بسر کی۔

آپ کی مشہور کتب میں فتاوی الکبریٰ، فتاوی الحدیثیہ، الصواعق المحرقہ فی الرد

علی اہل البدع والزندقہ، کف الرعاع من محرمات اللھو والسماع، الجواہر المنظم فی زیارۃ القبر المکرّم، الخیرات الاحسان فی مناقب امام ابوحنیفہ النعمان، النعمۃ الکبری علی العالم (جس کی عبارت نقل کی گئی ہے) کے علاوہ سینکڑوں کتابوں کے مصنف ہونے کا اعزاز پاتے ہوئے 23 رجب 974ھ بمطابق 1567ء میں خالق حقیقی سے جا ملے۔ جنت المعلیٰ مکہ میں آخری آرامگاہ بنی۔

(12) مولانا عبدالرحمٰن جامی کا قول:۔

تاجدار عشق نورالدین عبدالرحمٰن جامی متوفی 998ھ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں۔

ولادت رسول اکرم ﷺ بتاریخ 12 ربیع الاول بروز پیر واقعہ فیل سے پچیس دن بعد ہوئی۔ (شواہد النبوت فارس ص22، مترجم اردو، ص52)

تعارف! نام عبدالرحمٰن والد کا نام نظام الدین احمد دشتی لقب نورالدین جبکہ مشہور ملا جامی کے نام سے ہیں۔ آپ بہت بڑے عالم دین، باکمال صوفی اور بلند پایہ شاعر تھے۔ تصوف ومعرفت کی دنیا میں انکا عشق مصطفیٰ مشہور رہے۔
مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ خراسان کے ضلع جام، قصبہ خرجرد میں 23 شعبان 817ھ بمطابق 7 نومبر 1414ء کو پیدا ہوئے۔
آپ بچپن میں اپنے والد گرامی علامہ نظام الدین احمد دشتی کے ہمراہ ہرات اور

سمرقند تشریف لے گئے جو کہ اس وقت اسلامی علوم وفنون کے عظیم مراکز مانے جاتے تھے۔ وہیں سے آپ نے علوم اسلامیہ وعربیہ مکمل کی اور تاریخ وادب میں بھی کمال حاصل کیا۔ علوم ظاہری کے بعد علوم باطنی کیلئے آپ تصوف کے شہنشاہ تاجدار نقشبند بلکہ سلسلہ نقشبندیہ کے بانی خواجہ بہاؤ الدین ملتانی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے منظور نظر مرید وخلیفہ سعد الدین محمد کاشغری رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بیعت کیا اور باقاعدہ علم تصوف کیلئے ان کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے۔

877ھ بمطابق 1472ء کو حرمین شریفین کی حاضری سے سرفراز ہوئے واپسی پر ہمدان بغداد، کربلا، نجف شریف، دمشق، حلب اور تبریز کے علاقوں سے ہوتے ہوئے وطن واپس آ گئے۔ زمانہ دیکھا مگر دریار نے دل میں گھر کرلیا تھا ہر وقت اسی شوق میں رہتے تھے پھر اسی شوق میں آپ نے شاعری کے دیوان لکھے نثر میں بھی بہت سی کتابیں لکھیں ساتھ میں دریار کی حاضری کی کوشش بھی رہی مگر روک دیا جاتا کہ اپنے پاس ایسا درد مندانہ شاعری مجموعہ رکھتا ہے اگر دربار مصطفٰے ﷺ میں آ گیا تو شاید ظاہری شریعت کا پردہ چاک ہو جائے گا یہی وجہ ہے کہ عظیم شاعر ہونے کے باوجود کسی بادشاہ کے دربار میں نہ گئے۔

شاید اعلٰحضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حقیقت کے ساتھ ساتھ اپنے ائمہ کرام کا مذہب بھی بیان فرمایا۔

کروں مدح اہل دول رضا　　　پڑے اس بلا میں میری بلا

میں گدا ہوں اپنے کریم کا　　　میرا دین پارۂ ناں نہیں

تو مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ ہواؤں سے کلام فرماتے ہوئے بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پیغام محبت بھیجتے ہیں۔

نسیما جانب بطحا گذر کن　　　زے احوال محمد صلی اللہ علیہ وسلم را خبر کن

گر چہ شد جامی ز لطفش　　　خدایا ایں کرم بارے دیگر کن

سالار مذہب عشق مولانا جامی کی بہت سی کتابیں آپکی ہمیشہ یاد زندہ رکھنے کیلئے کافی ہیں ۔نثر میں آپکی تصانیف، تفسیر، شرح فصوص الحکم، رسالہ فی الوجود، رسالہ لا الہ الا اللہ، شرع رباعیات، مناسک حج، مناقب، نفحات الانس شرح ملا جامی، اور شواہد النبوہ یہی وہ کتاب ہے جس میں آپ نے سرکار علیہ السلام کی تاریخ ولادت 12 ربیع الاول لکھی ہے اور نظم میں بہت سے دیوان موجود ہیں۔ مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ 18 محرم الحرام 998ھ بمطابق 9 نومبر 1492ء کو ہرات میں دار فانی سے دارِ بقا کی طرف منتقل ہوئے۔ حاکم ہرات نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرشد کریم کے مقبرہ کے سائے میں شیخ کا پڑوس نصیب ہوا۔ یعنی ہرات میں آپ کا مزار مرجع عام وخاص ہے۔

فصل الثانی

12 ربیع الاول کی نسبت سے ربیع الاول کی 12 تاریخ میلاد مصطفےٰ ﷺ ہونے کے بارے میں اکابرین علماء دیوبند اور غیر مقلدین کے بارہ اقوال۔

(1) حکیم صادق سیالکوٹی کا قول:۔

غیر مقلدین کے مولوی حکیم جناب صادق سیالکوٹی صاحب لکھتے ہیں بہار کے موسم بارہ ربیع الاول (22 اپریل 571ء) سوموار (پیر) کے روز نور کے تڑکے (تشریف لائے) (سید الکونین صفحہ 59)

نوٹ:۔

جدید ایڈیشن میں ترمیم کر کے تحقیق کا نام دے دیا گیا ہے۔

(2) قاضی نواب علی کا قول:۔

مسلک اہلحدیث غیر مقلدین کی عظیم شخصیت جناب قاضی نواب علی صاحب لکھتے ہیں۔ صبح کا وقت تھا پیر کا دن تھا ربیع الاول کی بارہ تاریخ تھی حضور ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ (رسول اکرم ﷺ ص 2 تا 21)

(3) محمد رفیق دلاوری کا قول:۔

مسلک دیو بند کے مشہور عالم جناب ابوالقاسم محمد رفیق دلاوری صاحب لکھتے ہیں ۔حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم دوشنبہ (پیر) کے دن 12 ربیع الاول صبح صادق کے وقت مکہ معظمہ کے محلّہ شعب بنی ہاشم میں ظہور فرما ہوئے۔ (سیرت کبریٰ جلد 1 صفحہ 224)

(4) مفتی محمد شفیع کا قول:۔

مسلک دیو بند کے مفتی اعظم جناب مفتی محمد شفیع صاحب لکھتے ہیں۔

ماہ ربیع الاول کی بارہویں (12) تاریخ روز دوشنبہ (پیر) دنیا کی عمر میں ایک نرالا دن ہے کہ آج پیدائش عالم کا مقصد لیل ونہار کے انقلاب کی اصلی غرض آدم اور اولاد آدم کا فخر کشتی نوح کی حفاظت کا راز ابراہیم کی دعا اور موسیٰ وعیسیٰ کی پیش گوئیوں کا مصداق یعنی ہمارے آقائے نامدار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز عالم ہوئے ہیں۔ (سیرت خاتم الانبیاء صفحہ 20)

(5) محمد اسلم قاسمی کا قول:۔

مسلک دیو بند کے مشہور عالم جناب قاری محمد طیب کے فرزند محمد اسلم قاسمی صاحب لکھتے ہیں۔بارہ (12) ربیع الاول پیر کے

روز اپریل کی بیس تاریخ 571ء کو صبح کے وقت جناب آمنہ کے ہاں ولادت ہوئی۔ (سیرت پاک صفحہ 22)

(6) محمد میاں کا قول:۔

مسلک دیوبند کے عالم جناب سید محمد میاں دیوبندی صاحب لکھتے ہیں۔تاریخ ولادت ربیع الاول کی بارہ (12) تھی۔ (سیرت مبارکہ جلد 1 صفحہ 6)

(7) ولی رازی کا قول:۔

مسلک دیوبند کے مشہور مولوی جناب ولی رازی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں۔ ولادت سال مولود کے ماہ سوم ربیع الاول کی دس اور دو (12) ہے۔

(ھادی عالم صفحہ 43)

(8) ابوالحسن ندوی کا قول:۔

دیوبند مکتبہ فکر کے مشہور عالم جناب ابوالحسن ندوی صاحب لکھتے ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت بروز دوشنبہ (پیر) بارہویں (12) تاریخ ماہ ربیع الاول میں بمطابق عام الفیل 570ء میں ہوئی۔ (قصص النبین ج 5 ص 48)

(9) مفتی زین الدین سجاد کا قول:۔

مسلک دیوبند کے نامور مفتی جناب مفتی زین الدین سجاد صاحب

لکھتے ہیں۔ حضور علیہ ﷺ کی ولادت 12 ربیع الاول 20 اپریل 571ء کو ہوئی۔

(تاریخ ملت صفحہ 34)

(10) طالب ہاشمی کا قول:۔

مسلک دیوبند کے معتمد عالم جناب طالب ہاشمی صاحب لکھتے ہیں۔
جس دن ہمارے رسول پاک دنیا میں تشریف لائے یہ اپریل 571ء کی بیس تاریخ اور ربیع الاول کے مہینے کی 12 تاریخ تھی اور پیر کا دن تھا۔

(ہمارے رسول پاک صفحہ 43)

(11) احمد علی لاہوری کا قول:۔

ملسک دیوبند کے امام التفسیر جناب احمد علی لاہوری صاحب لکھتے ہیں
احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ رحمۃ للعالمین علیہ ﷺ 12 ربیع الاول بیس (20) اپریل 571ء پیر کے دن عرب دیس کے شہر مکہ میں پیدا ہوئے۔

(ہفت روزہ خدام الدین صفحہ 7، مارچ 1977)

(12) عبدالماجد دریا آبادی کا قول:۔

مسلک دیوبند کے حکیم الامت جناب اشرف علی تھانوی صاحب کے خلیفہ عبدالماجد دریا آبادی لکھتے ہیں حضور اقدس ﷺ کی تاریخ ولادت بارہ (12) ربیع الاول ہے۔

(ماہنامہ خاتون پاکستان رسول نمبر 1383ھ صفحہ 36)

الفصل الثالث

تاریخ میلاد النبی ﷺ میں مشہور قول 12 ربیع الاول ہونے کے بارے 12 ربیع الاول کی نسبت سے 12 اقوال۔

(1) امام ابن کثیر کا قول:۔

ابوالفداء اسمٰعیل بن عمر عماد الدین الشافعی ابن کثیر متوفی 774ھ لکھتے ہیں۔

عن جابر و ابن عباس انهما قالا ولد رسول الله ﷺ عام الفيل يوم الاثنين الثانی عشر من شهر ربيع الاول وهذا هو المشهور عند الجمهور. (البدایة والنهایة ج3 ص32 باب مولد رسول ﷺ)

حضرت جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راویت کہ یہ دونوں (حضرت جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت عام الفیل میں پیر کے روز بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔ اور یہی جمہور علماء کے نزدیک مشہور ہے۔

تعارف! ابوالفداء اسمٰعیل بن عمر عماد الدین الشافعی ابن کثیر

نام اسماعیل والد کا نام عمر کنیت ابوالفداء لقب ابن کثیر شافعی مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ 710ھ بمطابق 1301ء کو دمشق میں پیدا ہوئے۔

حصول علم کیلئے بے حد کوشش کی اور فنِ حدیث وتاریخ میں اپنا نام پیدا کیا۔ اور اپنے زمانہ کے مشہور علماء سے درس لیا جن میں وھابیہ کے امام ابن تیمیہ بھی شامل ہیں۔ اور آپ نے کثیر کتب یادگار چھوڑیں جن میں بالخصوص قرآن کی تفسیر اور 'تاریخ عالم بعنوان البدایہ والنہایہ' زیادہ مشہور ہیں۔ جبکہ امام ابن کثیر نے احادیث کا بھی ذخیرہ جمع فرمایا۔ ابن کثیر نے شعبان 774ھ بمطابق 1337ء میں وفات پائی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

(2) ملا معین الدین واعظ کاشفی کا قول:۔

معروف سیرت نگار ملا معین الدین واعظ کاشفی متوفی 910ھ لکھتے ہیں مشہور ہے کہ ربیع الاول کے مہینے میں آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور اکثر کہتے ہیں کہ ربیع الاول کی بارہ تاریخ تھی۔ (معارج النبوت جلد 1 صفحہ 37 باب سوم)

تعارف ! ملا معین الدین واعظ کاشفی متوفی 910ھ

نام معین الدین والد کا نام، شرف الدین حاجی محمد الفراہی، لقب واعظ جبکہ تخلص نثر میں مسکین معین مگر شاعری میں معین ہی مشہور ہے۔ آپ اپنے دور کی مجالس میں اثر انگیز مواعظ کی وجہ سے واعظ کے لقب سے جانے جاتے ہیں سلطان ابو الغازی حسین کے عہد میں زبردست فاضل، بلند پایہ مفسر قرآن اور قادر الکلام واعظ ہونے کا سہرا آپ کے سر ہے۔

آپ مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمعصر ہیں۔ تحریروں اور تقریروں میں جامی جیسا عشق نظر آتا ہے۔ ملا معین الدین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ اپنے بھائی نظام الدین کے بعد اپنے علاقہ ہرات کے قاضی بھی رہے چونکہ آپ منصب شاہی، دنیاوی جاہ جلال کو پسند نہیں فرماتے تھے اسی وجہ سے ایک سال بعد منصب قضاء سے مستعفی ہوگئے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پیچھے بہت سی کتابیں یادگار چھوڑی ہیں۔ جن میں بالخصوص تفسیر بحرالدرد، تفسیر صائق الحقائق فی کشف الاسرار الدقائق، واضحہ فی اسرار الفاتحہ، روضۃ الواعظین فی احادیث سید المرسلین، تفسیر یوسف، اعجاز موسوی، دیوان معین اور معارج النبوت ہے۔ آپ نے 910ھ بمطابق 1505ء کو پیغام اجل پر لبیک کیا اور ہمیشہ کیلئے مالک وخالق حقیقی سے جا ملے۔ اور آخری آرامگاہ ہرات میں ہے۔

(3) امام قسطلانی کا قول:۔

شارح بخاری امام قسطلانی متوفی 923ھ لکھتے ہیں۔ والمشهور انه ولد يوم الاثنين ثانی عشر شهر ربيع الاول

اور مشہور یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ پیر بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔

(مواہب اللدنیہ، جلد 1، صفحہ 142)

تعارف !شارح بخاری امام قسطلانی متوفی 923ھ

نام احمد والد کا نام محمد بن ابو بکر الخطیب شھاب الدین الشافعی کنیت ابوالعباس لقب شہاب الدین جبکہ مشہور آپ امام قسطلانی کے نام سے ہیں۔آپ 12 ذیقعدہ 851ھ بمطابق 19 جنوری 1448ء کو قاہرہ (مصر) میں پیدا ہوئے۔علم دین حاصل کرنے کیلئے بچپن سے ہی کمر باندھ رکھی تھی اور امام ابن حجر عسقلانی جیسے عظیم استاد سے علم حاصل کیا۔مکہ میں دو بار مختصر سے قیام کے علاوہ ساری زندگی قاہرہ میں گذاری وہیں درس وتدریس اور تصنیف وتالیف کا اہم فریضہ سرانجام دیا۔آپ کے شاگردوں میں امام سخاوی جیسی عظیم شخصیات کا نام آتا ہے۔امام قسطلانی نے بہت سی کتابیں اپنے پیچھے صدقہ جاریہ فیض عام کے طور پر چھوڑی ہیں۔جن میں چندایک کے نام یہ ہیں۔

شرح حدیث میں ارشاد الساری فی شرح البخاری، فن تجوید میں آپکی کتاب لطائف الارشادات لفنون القرآت، تصوف میں آپکی کتاب مقامات العارفین، قصیدہ بردہ شریف کی شرح سالک الحنفاء الی مشارع الصلوۃ علی النبی المصطفےٰ لکھی جبکہ آپکی مشہور زمانہ سیرت النبی پر لکھی گئی کتاب، المواھب اللدنیۃ ہے

امام قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ 7 محرم الحرام 923ھ بمطابق 31 جنوری 1517ء بروز جمعہ کو خالق ومالک رب العلمین سے جاملے۔آپ کا مزار شریف قاہرہ میں مرجع خلائق ہے۔

(4) ملا علی قاری کا قول:۔

والمشھور انہ ولد فی یوم الاثنین ثانی عشر ربیع الاول۔اور مشہور یہی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی ولادت باسعادت پیر کے روز بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔ (المورد الروی صفحہ 98)

تعارف! ملا علی قاری متوفی 1014ھ

نام علی والد کا نام سلطان محمد کنیت ابوالحسن لقب شیخ نورالدین جبکہ آپ مشہور ملا علی قاری کے نام سے ہیں۔آپ افغانستان کے شہر ہرۃ میں پیدا ہوئے آپ نے حفظ القرآن اور تجوید شیخ معین الدین ابن الحافظ زین الدین الھروی سے مکمل کیا۔ابتدائی علوم بھی اسی علاقہ ہرۃ میں حاصل کیئے پھر آپ 952ھ کو مکہ معظمہ کی طرف ہجرت فرما گئے اور وہاں کے مختلف علمی حلقوں میں شریک ہو کر علم حاصل کیا اور مختلف علوم وفنون میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے۔

آپ نے اپنے زمانہ کے مشہور علماء کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا۔ایسے ہی فاضل تلامذہ سے بھی زمانہ کو سرشار فرمایا یعنی کثیر تعداد میں علماء کو امت کی ہدایت کیلئے تیار فرمایا۔ساری زندگی درس وتدریس کے ساتھ قلمی ذوق میں گذاری جس کا بین ثبوت آپکے سینکڑوں معتمد علماء،شاگرد اور درجنوں کتب جو آپ کے قلم سے نکلیں ہیں۔حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا وصال باکمال 1014ھ

کومکہ مکرمہ میں ہوا۔اورآخری آرامگاہ جنت المعلٰی میں نصیب ہوئی۔

(5)امام حسین بن محمد دیار بکری کاقول:۔

مشہور زمانہ مورخ حسین بن محمد بن الحسن تاریخ

میلادالنبی ﷺ کے بارے لکھتے ہیں۔

والمشھور انہ ولد فی ثانی عشر ربیع الاول وھو قول ابن اسحاق

اورمشہوریہی ہے کہ حضوراکرم ﷺ کی ولادت باسعادت بارہ ربیع الاول کوہوئی

اوریہ ابن اسحاق کاقول ہے۔ (تاریخ الخمیس ج1،صفحہ 196)

تعارف! مورخ حسین بن محمد بن الحسن دیار بکری

نام حسین والد کا نام محمد مشہور الدیار بکری رحمۃ اللہ علیہ دسویں صدی ہجری بمطابق سولھویں صدی عیسوی کے مقبول ترین مورخ اور محقق ثابت ہوئے۔
دیاربکراصل میں بنوبکر کی سرزمین جوجزیرہ (العراق) کے شمالی صوبے کانام ہے اسے دیاربکراس لیے کہا جاتا ہے کہ پہلی صدی ہجری/بمطابق ساتویں صدی عیسوی کے دوران میں بکر بن وائل کے قبیلہ ربعیہ کےایک ممتاز گروہ کامسکن بن گیاتھا۔امام حسین بن محمد بن الحسن دیاربکری نے آنحضرت ﷺ کی سیرت تاریخ پرایک کتاب بعنوان تاریخ الخمیس فی احوال نفسِ نفیس لکھی جوکہ بے حد مشہور ہے

مصنف کی تعیین شخصیت کے بارے خاصی الجھن پائی جاتی ہے جس کی وجہ سے مورخین اور سیرت نگاوں نے آپ کی تاریخ ولادت وفات کا تذکرہ نہ فرمایا لیکن انکی یادگار تصنیف رہتی دنیا تک مصنف کے باقی رہنے کیلئے کافی ہے۔

(6) ابوزہرہ مصری کا قول:۔

ابوزہرہ مصری لکھتے ہیں۔

الجمعرۃ العظمیٰ من علی الروایۃ علی ان مولدہ علیہ الصلوۃ والسلام فی ربیع الاول من عام الفیل فی لیلۃ الثانی عشر منہ

جمہور محدثین کا موقف ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت بارہ ربیع الاول عام الفیل میں ہوئی۔ (خاتم النبین جلد 1 صفحہ 172)

(7) نواب صدیق حسن کا قول:۔

غیر مقلدین کے عظیم مجدد اور مشہور مفسر جناب مولوی نواب صدیق حسن خان بھوپالی صاحب لکھتے ہیں۔ ولادت شریف مکہ مکرمہ میں وقت طلوع فجر کے روز دوشنبہ (پیر) شب دوازدھم (12) ربیع الاول عام الفیل کو ہوئی جمہور کا قول یہی ہے۔ (الشمامۃ العنبریہ من مولد خیر البریہ ص 7)

(8) اشرف علی تھانوی کا قول:۔

دیو بند مکتبہ فکر کے حکیم الامت جناب اشرف علی

تھانوی صاحب لکھتے ہیں جمہور کے قول کے موافق بارہ (12) ربیع الاول

تاریخ ولادت شریف ہے۔ (ارشاد العباد فی عید المیلاد صفحہ 5)

(9) مودودی صاحب کا قول:۔

جماعت اسلامی کے بانی مودودی صاحب لکھتے ہیں۔

ربیع الاول کی کون سی تاریخ تھی اس میں اختلاف ہے لیکن ابن ابی شیبہ نے

حضرت عبداللہ بن عباس اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا قول نقل کیا ہے

کہ آپ 12 ربیع الاول کو پیدا ہوئے تھے اس کی تصریح محمد بن اسحاق نے کی

ہے اور جمہور اہل علم میں یہی تاریخ مشہور ہے۔ (سیرت سرور عالم ج 1 ص 93)

(10) سر سید احمد خان کا قول:۔

ہندوستان میں دیو بند مکتبہ فکر کو فعال

کرنے والے جناب سر سید احمد خان صاحب لکھتے ہیں۔ جمہور مورخین کی رائے

یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بارھویں ربیع الاول کو عام الفیل کے پہلے برس یعنی

ابرھہ کی چڑھائی سے پچیس روز بعد پیدا ہوئے۔ (سیرت محمدی صفحہ 217)

(11) احتشام الحق تھانوی کا قول:۔

معروف دیوبندی عالم جناب احتشام الحق تھانوی صاحب لکھتے ہیں مشہور روایت یہی ہے کہ ربیع الاول کے مہینے کی 12 تاریخ دوشنبہ (پیر) کا دن اور صبح صادق کا وقت تھا جب آپ ﷺ نے عنصری وجسمانی وجوداقدس سے پوری کائنات کورونق بخشی۔

(ماہنامہ محفل لاہور صفحہ 65 مارچ 1981)

(12) عبدالمعبود کا قول:۔

جناب مولوی عبدالمعبود دیوبندی صاحب لکھتے ہیں۔

وہ صبح سعادت جس میں ظہور اقدس ہوا۔ دوشنبہ (پیر) 12 ربیع الاول بمطابق 20 اپریل 571ء تھی۔ تمام ارباب سیر وتاریخ اس بات پر متفق ہیں کہ پیر کا دن اور ماہ مبارک ربیع الاول تھا البتہ تاریخ میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام طبری امام ابن خلدون اور امام ابن ہشام وغیرہ نے 12 ربیع الاول بیان کی ہے اور یہی قول جمہور کا ہے۔ (تاریخ المکتہ المکرمۃ صفحہ)

الباب الثانی فی وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ رب العزت عزوجل نے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت مبارکہ، وفات طیبہ اور وصال مبارک کا ذکر قرآن مجید میں ارشاد فرمایا

اِنَّکَ مَیِّتٌ وَ اِنَّھُمْ مَیِّتُوْ نَ . (القرآن، الذمر:30)

بے شک آپ بھی وصال فرمانے والے ہیں اور انہوں نے بھی مرنا ہے۔ اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی زبان مبارک سے فرمایا۔(فا نی امر ءٌ مقبوض)

(مشکوۃ کتاب العلم ص39)

پس بے شک عنقریب میں بھی اللہ کے پیغام محبت پر لبیک کہنے والا ہوں یعنی مجھے بھی موت آنی ہے مگر یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ سرکار علیہ الصلوۃ والسلام کو وفات مبارک فقط آنی ہے بقول اعلحضرت عظیم البرکت امام الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

انبیا کو بھی اجل آنی ہے مگر اتنی کہ فقط آنی ہے

پھر اس کے بعد ان کی حیات مثل سابق وہی جسمانی ہے

خالق کائنات نے انبیاء علیہم السلام بالخصوص مصطفیٰ کریم ﷺ پر موت کا وعدہ پورا فرما کر شرک کا قلع قمع فرمایا کہ محبوبانِ بارگاہ خدا، خدا کے حبیب ہو سکتے ہیں خدا کے قریب ہو سکتے ہیں مگر اللہ رب العلمین کے شریک نہیں ہو سکتے۔

موت اصل میں کہتے ہیں اِنفِکَاکُ الرُّوْحِ عَنِ الْجَسَدِ روح کا جسم سے جدا ہو جانا یہ عمل ذات مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ بھی ہوا۔ مگر اتنا کہ فقط ہوا پھر روح منور کو واپس جسم مبارک میں لٹا دیا گیا کیونکہ مومن کی روح جسم سے اعلیٰ جگہ میں رکھی جاتی ہے جبکہ کائنات عالم میں کوئی جگہ لحد مصطفیٰ سے اعلیٰ نہیں ہو سکتی تو جسم مصطفیٰ ﷺ سے اعلیٰ جگہ کی تلاش کا تو تصور ہی پیدا نہیں سکتا۔

اب چونکہ سرکار ﷺ کے وصال مبارک کی تاریخ میں کافی اختلاف پایا جاتا ہے اس بات پر تو اتفاق ہے کہ آپکی وفات مبارک کا سن گیارہ ہجری مہینہ ربیع الاول دن پیر کا تھا۔ لیکن اختلاف تاریخ وصال مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں ہے مختلف فیہ تواریخ یکم، دو، دس اور بارہ ربیع الاول ملتی ہیں۔ زیادہ اقوال یکم، دو اور بارہ ربیع الاول کے بارے میں ہیں۔ لہذا ذیل میں ہم بارہ ربیع الاول کی نسبت سے تینوں طرح کے ایک درجن اقوال پیش کرتے ہیں۔

الفصل الاول

سرکار علیہ الصلوۃ والسلام کی تاریخ وصال یکم ربیع الاول کے بارے اقوال

(1) ابن الزبیر کا قول :۔

حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن متوفی 852ھ لکھتے ہیں۔

توفی رسول الله ﷺ یوم الاثنین للیلة خلت من ربیع الاول

ابن زبیر نے کہا ہے کہ آپ ﷺ کی وفات یکم ربیع الاول کو ہوئی۔

(فتح الباری جلد 8 صفحہ 473)

تعارف! حضرت عبداللہ بن زبیر متوفی 73ھ رضی اللہ عنہما

نام عبداللہ والد کا نام زبیر بن عوام کنیت ابوبکر اور ابوخبیب تھی۔ آپ کی ولادت 1ھ میں ہوئی آپ کی والدہ آپ کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں تو سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ ﷺ نے کھجور چبا کر آپ کے منہ میں ڈالی۔ جنگ جمل میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حمایت میں بڑی جانثاری سے لڑے لیکن جنگ صفین میں کوئی حصہ نہ لیا بلکہ امیر معاویہ کی بیعت کرلی البتہ اپنی صداقت کا اظہار کرتے ہوئے یزید کی بیعت سے انکار کردیا۔

60ھ میں مدینہ منورہ سے حضرت امام حسین اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے مکہ مکرمہ کی طرف سفر کا ارادہ اس وقت فرمایا جب یزید نے بیعت کیلئے

کہا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ سے کربلا کی طرف چلے گئے جبکہ حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ مکہ میں ہی رہے۔ پھر آپ نے امیر مکہ کی حیثیت سے یزیدی مظالم کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کیا بالآخر ذوالقعدہ 72ھ میں عبدالملک بن مروان نے حجاج کو ابن زبیر پر حملہ کرنے کیلئے روانہ کیا اس وقت آپ حرم میں پناہ گزین تھے اور یہ جنگ کئی مہینوں تک جاری رہی بالآخر جمادی الثانی 73ھ میں آپ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ حجاج نے بعدازاں آپ کو سولی پر لٹکا دیا مکہ میں آپ کو دفن کیا گیا۔

(2) حضرت لیث بن سعد کا قول:۔

علامہ بدرالدین عینی متوفی 855ھ لکھتے ہیں۔

توفی رسول الله ﷺ یوم الاثنین للیلة خلت من ربیع الاول

ابوبکر نے لیث سے روایت کیا کہ حضور ﷺ پیر کے دن یکم ربیع الاول کو فوت ہوئے۔ (عمدۃ القاری جلد 18 صفحہ 60)

تعارف! حضرت لیث بن سعد متوفی 175ھ

نام لیث والد کا نام سعد جبکہ کنیت ابوالحارث ہے آپ مصر کے شہر اسفل کی ایک بستی میں 94ھ کو پیدا ہوئے آپ نے احادیث ابوملیکہ، عطاء اور زہری سے روایت کی ہیں۔ آپ 161ھ کو مصر میں آئے بادشاہ منصور نے مصر کی ولایت کی

پیش کش کی مگر آپ نے قبول نہ کی۔ سخاوت کا عالم یہ تھا کہ ہر سال بیس ہزار دینا رخرچ کرتے جس پر زکوٰۃ واجب نہ ہوتی تھی۔ آپ شعبان 175ھ کو خالق و مالک رب العالمین سے جا ملے آخری آرامگاہ شہر یوسف (مصر) میں نصیب ہوئی۔

(3) ابو نعیم الفضل بن دکین کا قول:۔

علامہ بدرالدین عینی متوفی 855ھ لکھتے ہیں۔

قال ابو نعیم تو فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یو م الا ثنین مستھل ربیع الاو ل سنۃ احد ی عشر ۃ من مقد م المد ینۃ (عمدۃ القاری جز 18 صفحہ 60)

ابو نعیم نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن یکم ربیع الاول کو فوت ہوئے۔

تعارف! ابو نعیم الفضل بن دکین متوفی 291ھ

نام ابو نعیم الفضل والد کا مشہور نام دکین جبکہ اصل نام عمرو بیان کیا جاتا ہے آپ 130ھ بمطابق 748ء کو کوفہ میں پیدا ہوئے۔ ابو نعیم حضرت طلحہ صحابی رسول رضی اللہ عنہ کے خاندان کے غلام تھے۔ رہتے کوفہ میں تھے لیکن کبھی کبھی بغداد میں بھی جانا ہوتا تھا۔ جہاں آپ ایک بار خلیفہ مامون کے ہاں باریاب ہوئے۔ ابو نعیم کو احادیث کا نہایت ثقہ راوی جا نا جاتا ہے۔ آپ کو زمانہ میں اس لئے بھی پذیرائی ملی کے آپ نے قرآن مجید کے غیر مخلوق ہونے کے عقیدے کی حمایت

میں معتزلہ کے مذہبی احتساب کا مقابلہ بڑی جرأت اور خندہ پیشانی سے کیا۔
آپ کی تصنیف کردہ کتب سامنے نہ آسکیں مگر حوالے کے طور پر نام اکثر ملتا ہے
ہاں البتہ (الفہرست کے صفحہ 227) پر انہیں عبادات اور فقہی مسائل کے متعلق
دو کتابوں، کتاب المناسک اور کتاب المسائل فی الفقہہ کا مصنف لکھا ہے۔ ابونعیم
رحمۃ اللہ تعالیٰ نے 29 شعبان 219ھ بمطابق 8 ستمبر 834ء کو وفات پائی۔

(4) الخوارزمی کا قول:۔

علامہ برھان الدین حلبی متوفی 1044ھ لکھتے ہیں۔

توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین لیلۃ مضت من ربیع الاول

الخوارزمی نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم یکم ربیع الاول کو فوت ہوئے۔ (انسان العیون جلد 3 صفحہ 473)

تعارف! ابوعبداللہ محمد بن احمد الخوارزمی متوفی 387ھ

نام محمد والد کا نام احمد بن یوسف کنیت ابوعبداللہ جبکہ مشہور الخوارزمی کے نام سے
ہیں۔ بلخ میں پیدا ہوئے۔ تاریخ ولادت معلوم نہ ہو سکی۔ خراسان میں قیام کی
وجہ سے اسے مشرق کے حالات سے خوب واقفیت تھی اور انہوں نے مسلمانوں کا
قدیم ترین دائرہ المعارف یعنی مفتاح العلوم کے نام سے ترتیب دیا جو کہ عرب
میں بے حد مقبول ہوا۔ الخوارزمی کی وفات 387ھ بمطابق 997ء کو ہوئی۔
آپ کی آخری آرام گاہ بھی خراسان میں ہے۔

(5)ابن عساکر کا قول:۔

امام ابوالقاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی 571ھ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

توفی رسول اللہ ﷺ یوم الاثنین مستھل ربیع الاول سنۃ احدی عشرۃ من مقدمہ المدینۃ. (مختصر تاریخ دمشق ج2 ص387)

رسول اللہ ﷺ یکم ربیع الاول کو پیر کے دن 11ھ کو فوت ہوئے۔

تعارف! امام ابوالقاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی 571ھ

نام علی والد کا نام الحسن کنیت ابوالقاسم جبکہ مشہور ابن عساکر کے نام سے ہوئے۔ شافعی المذھب اور عظیم مؤرخ دمشق ہیں آپ محرم 499ھ بمطابق ستمبر 1105ء کو دمشق میں پیدا ہوئے۔ بغداد اور ایران کے بڑے بڑے شہروں میں علم حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی۔ پھر اپنے آبائی شہر دمشق میں المدرسۃ النوریہ میں مدرس رہے اور ساری زندگی اسی مسند پر گذار دی۔

تعلیم و تعلم کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا کام بھی جاری رکھا۔ آپکی سب سے بڑی کتاب تاریخ مدینہ دمشق جو کہ خطیب بغدادی کی تالیف تاریخ بغداد کے تتبع میں لکھی تھی۔ جو کہ اصل 80 جلدوں پر مشتمل ہے آپ نے 11 رجب 571ھ بمطابق 25 جنوری 1176ء کو وفات پائی۔ آخری مسکن بھی دمشق میں نصیب ہوا جو کہ مرجع عام و خاص ہے

الفصل الثانی

سرکار علیہ الصلوۃ السلام کی تاریخ وصال 2 ربیع الاول

ہونے کے بارے میں اقوال

(1) ابومخنف کا قول:۔

حافظ مغلطائی بن قلیج متوفی 762ھ لکھتے ہیں۔

عند ابی مخنف و فا ته فی ثا نیه من ربیع الا و ل .

ابومخنف نے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو ربیع الاول کو فوت ہوئے۔

(الاشارۃ الی سیرۃ المصطفٰی صفحہ 351)

تعارف! ابومخنف لوط بن یحیٰ متوفی 175ھ

نام لوط والد کا نام یحیٰ بن سعید ہے جبکہ ابومخنف کے لقب سے مشہور ہوئے زندگی میں زیادہ کام تاریخ کے حوالہ سے کیا بالخصوص عراق کی تاریخ کے بارے میں ید طولیٰ رکھتے تھے انکا پردادا حامیان علی کی صف میں عراق کے ازدیوں کا سردار تھا لیکن ابومخنف نے اپنے تاریخی بیانات میں خالص شیعی نقطہ نظر کی جگہ زیادہ تر عراقی یا کوفی نقطہ نظر پیش کیا ہے اگرچہ انہوں نے حدیث پر کام تو کیا مگر بحیثیت راوی آپکو ضعیف اور غیر ثقہ قرار دیا جاتا ہے۔ ابومخنف نے 175ھ بمطابق 774ء کو وفات پائی۔ اور سرزمین عراق ہی آپکے لئے آخری آرامگاہ ٹھہری۔

(2) امام کلبی کا قول:۔

حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر متوفی 852ھ لکھتے ہیں۔

قالالکلبی (وفاته) فی ثانیه من ربیع الاول.

آپ ﷺ کی وفات 2 ربیع الاول کو ہوئی۔ (فتح الباری جلد 8 صفحہ 474)

تعارف! ابوالنضر محمد بن مالک کلبی متوفی 204ھ

نام محمد والد کا نام مالک کنیت ابوالنضر جبکہ مشہور الکلبی کے نام سے ہیں۔ ان کے دادا اپنے بیٹوں سمیت جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حمایت میں نکلے تھے اور انکے والد نے حضرت مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ شہادت پائی تھی۔ اور امام کلبی نے دیرالجماجم کی لڑائی میں عبدالرحمٰن بن محمد الاشعث کے ہمراہ شرکت بھی کی تھی لیکن بعدازاں آپ نے خود کو لغت اور اخبار العرب کی درس وتدریس کیلئے وقف کر دیا کوفہ میں اخبار العرب اور قرآن مجید کی تفسیر کا درس دیا کرتے تھے۔ اور آپ نے ساری زندگی تعلیم وتعلم اور تصنیف وتالیف میں گزاری آپ کی تصانیف کی تعداد ایک سو چالیس (140) بیان کی جاتی ہے۔ امام کلبی نے 204ھ بمطابق 819ء کو وفات پائی بعض نے آپ کا سن وصال 206ھ بھی لکھا ہے۔

(3) علامہ واقدی کا قول:۔

حافظ اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی 774ھ علامہ واقدی کا قول نقل فرماتے ہیں۔

توفی رسول الله ﷺ یوم الاثنین للیلتین خلتا من ربیع الاول .

نبی ﷺ 2 ربیع الاول پیر کے دن فوت ہوئے۔ (البدایہ والنہایہ جلد 5 صفحہ 360)

تعارف! محمد بن عمر واقدی متوفی 207ھ

نام محمد والد کا نام عمر کنیت ابو عبد اللہ جبکہ مشہور علامہ واقدی کے نام سے ہیں۔ آپ 130ھ بمطابق 747ء کو مدینہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کو علماء کی صف میں علم دوست تسلیم کیا جاتا ہے۔ کتب خانہ ذاتی تھا۔ کتابت کرنے کیلئے دو مستقل کاتب مقرر کر رکھے تھے۔ زندگی بھر لکھنے لکھانے کا کام زیادہ کیا۔ بالخصوص مغازی پر خاصی مستند معلومات مہیا کی ہیں۔ آپ کی تصانیف میں کتاب التاریخ والمغازی والمبعث، فتوح الشام، فتوح المصر، کتاب روح النبی ﷺ زیادہ مشہور ہیں۔ امام واقدی نے 78 برس کی عمر میں 11 ذوالحج 207ھ بمطابق اپریل 822ء میں دار بقا کی طرف انتقال فرمایا۔ قبرستان خیزران میں آخری آرامگاہ میسر آئی۔

(4) امام بیہقی کا قول:۔

امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی 458ھ اپنی سند کے ساتھ محمد بن قیس سے روایت کرتے ہیں۔

اشتکیٰ رسول اللہ ﷺ یوم الاربعاء لاحدی عشرۃ بقیت من صفر سنۃ احدی عشرۃ فی بیت زینب بنت جحش شکویٰ شدیدۃ واجتمع عندہ نساوہ کلھن اشتکیٰ ثلاثۃ عشر یوما وتوفی یوم الاثنین للیلتن خلتا من ربیع الاول سنۃ احدی عشرۃ. (دلائل النبوۃ جلد 7 صفحہ 235)

رسول اللہ ﷺ 19 صفر بروز بدھ 11ھ کو سخت بیمار ہوئے اس وقت آپ ﷺ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے آپ ﷺ کی تمام ازواج مطہرات وہاں جمع ہو گئیں آپ ﷺ تیرہ دن بیمار رہے اور دو ربیع الاول 11ھ کو پیر کے دن فوت ہو گئے۔

نوٹ: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف الباب الاول میں گزر چکا ہے۔

(5) عبدالحق محدث دہلوی کا قول:۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی 1052ھ لکھتے ہیں۔

آپ ﷺ کی وفات دوربیع الاول کو پیر کے دن ہوئی۔ (اشعۃ اللمعات ج4 ص604)

تعارف! شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی 1052ھ

نام عبدالحق والد کا نام سیف الدین کنیت ابوالمجید جبکہ مشہور محدث دہلوی کے نام سے ہیں۔ آپ برگزیدہ اور جامع المعقول والمنقول شخصیت تھے۔ محرم 958ھ بمطابق جنوری 1551ء کو دہلی میں وقت کے مستند ترین بزرگ سیف الدین کے گھر پیدا ہوئے۔ گھر کا ماحول دینی ہونے کی وجہ سے علم دین تو گھٹی میں مل گیا تھا دن رات کا زیادہ وقت پڑھنے لکھنے میں گزارتے تھے۔ دہلی شریف چونکہ علوم دینیہ کا مرکز تصور کیا جاتا ہے مگر جلد ہی علم حاصل کرنے کے بعد 996ھ کو حرمین شریفین کا رخ کیا تقریباً 4 سال تک وہیں رہ کر فن حدیث عظیم محدثین سے حاصل کیا اور کچھ کتابیں بھی وہیں تحریر کیں۔ واپس اپنے آبائی علاقے کی طرف آئے اور طویل عرصہ درس وتدریس اور بالخصوص تصنیف وتالیف کا عظیم کام سرانجام دیا۔

آپ کی کتب کی فہرست طویل ہے جن میں مشہور زمانہ تالیفات اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ، اخبار الاخیار فی اسرار الابرار، ذکر الملوک، جذب القلوب الی دار المحبوب، اور مدارج النبوت ہیں۔ یہی وہ مشہور زمانہ کتاب ہے جس کی وجہ سے حضور شیخ محقق کو اپنوں نے ہی نہیں بلکہ اغیار نے بھی مانا ہے۔ حضور شیخ محقق 12 ربیع الثانی 1052ھ بمطابق 30 جون 1642ء کو خالق ومالک سے

جا ملے آپ کا مزار پر انوار ہند کے شہنشاہ چشتیوں کے سروں کے تاج خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ کے عقب میں اپنے انوار و تجلیات سے ہر عام و خاص کو منور کر رہا ہے۔

الفصل الثالث

سرکار علیہ الصلوۃ والسلام کی تاریخ وصال 12 ربیع الاول کے بارے میں اقوال

(1) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول:۔

محمد بن سعد متوفی 230ھ رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی قول لکھتے ہیں۔

ان رسول الله مرض تسعة و عشرين من صفر يوم الاربعاء توفي رسول الله ﷺ يوم الاثنين لاثنتي عشرة ليلة خلت من ربيع الاول في سنة احدى و عشر من مقدمه المدينة.

رسول اللہ ﷺ 29 صفر 11ھ بروز بدھ کو بیمار ہوئے اور بارہ ربیع الاول 11ھ بروز پیر کو آپ کی وفات ہوئی۔ (طبقات ابن سعد جلد 1 صفحہ 229)

تعارف! نام علی والد کا نام ابو طالب بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کنیت ابو الحسن ابو تراب جبکہ لقب حیدر تھا۔ آپ خلفاء راشدین میں چوتھے خلیفہ، داماد رسول ﷺ آنحضرت ﷺ کے چچا زاد بھائی اور کمسنوں میں سب سے پہلے رسول خدا

اشرف انبیا ﷺ کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے مشرف بہ اسلام ہونے والے عظیم صحابی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت 10 سالقبل از نبوت یعنی 23 سال قبل از ہجرت مکہ میں پیدا ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علم کے بارے سند مصطفٰے ﷺ کافی ہے۔ (میں علم کا شہر جبکہ علی اس شہر علم کا دروازہ ہیں) جناب علی المرتضیٰ نے خود فرمایا سارے قرآن کا علم بسم اللہ میں ہے۔ انا النقطہ بحت الباء میں وہ نقطہ ہوں جو باء کے نیچے ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف، کردار اور افتخار نسب کے بارے میں بے شمار لکھا گیا ہے کیونکہ ان کی ذات فقط حکمران، ایک قرابت دار رسول، ایک شجاع شخص، اور ایک قناعت پسند پرہیز گار ہی کی نہیں بلکہ ان کی شخصیت نے آئندہ کی ہر مسلمان نسل کو جو ذہنی وفکری ورثہ عطا کیا ہے جو مسلمان اس ورثہ سے اپنا مقدر پاتا ہے اگر چہ وہ اپنے آپ کو مشت خاک ہی جانے مگر زمانہ کیلئے وہ منارہ نور اور ہدایت کا ستارہ بن کر سامنے آتا ہے۔

(2) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا قول

محمد بن سعد متوفی 230ھ رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ بن عباس وحضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے رویت نقل کرتے ہیں۔

وتو فی رسو ل اللہ لا ثنتی عشر ۃ لیلۃ مضت من شھر ربیع

الاول سنة احدی عشر ۃ. (طبقات ابن سعد جلد 1 صفحہ 229)

رسول اللہ ﷺ کی وفات 12 ربیع الاول 11 ہجری بروز پیر کو ہوئی۔

نوٹ! حضرت عباس کے حالات کا تذکرہ الباب الاول میں ہو چکا اس قول کی دوسری راویہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا تعارف پیش خدمت ہے

تعارف !نام عائشہ والد کا نام ابوبکر لقب صدیقہ جبکہ کنیت سرکار ﷺ نے انکے بھانجے عبداللہ ابن زبیر کی وجہ سے ام عبداللہ رکھی جن کو حضرت عائشہ نے اپنا متبنّٰی (لے پالک) بنالیا تھا۔

آپ کی ولادت نبوت کے پانچویں سال اور ہجرت سے نو سال قبل جولائی 614ء کو مکہ میں پیدا ہوئیں۔ آنحضرت کے ساتھ اماں جی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح نبوت کے دسویں سال ہوا۔ مہر کی رقم پانچ سو مقرر کی گئی اور رخصتی ہجرت کے چند ماہ بعد مدینہ منورہ میں نہایت سادگی کے ساتھ ہوئی۔ جدید ہجرت و سیرت نگاروں کے مطابق اس وقت آپکی عمر 12 برس کے قریب تھی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی حیات طیبہ میں سرکار علیہ السلام کی خدمت مبارک کا عظیم فریضہ سرانجام دیا۔ سرکار علیہ السلام سے احادیث کثرت سے روائت کیں۔ سرکار علیہ السلام کے ظاہری وصال مبارک کے بعد بھی آپ نے تبلیغ دین کا کام بڑے احسن طریقے سے سرانجام دیا۔

ام المؤمنین سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا وصال مبارک

1 رمضان المبارک 57ھ بمطابق 8 جولائی 677ء کو ہوا آپکی وصیت کے مطابق آپ کا آخری مسکن جنت البقیع مدینہ منورہ بنا۔

☆☆☆☆☆☆☆
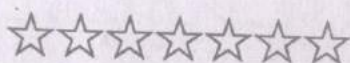
الفصل الرابع

وفات النبی ﷺ 12 ربیع الاول کے اقوال کا تحقیقی جائزہ

حضرت علی المرتضیٰ حضرت عبداللہ بن عباس وسیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اقوال کے مطابق سرکار علیہ السلام کی رحلت شریف 12 ربیع الاول ہے۔

اگرچہ جمہور کا قول بھی یہی ہے لیکن علماء کی تحقیق سے جو بات ثابت ہوئی اس کا نتیجہ یہ ہے آپ ﷺ کی تاریخ وفات یکم یا دو ربیع الاول ہے نہ کہ 12 ربیع الاول۔ ذیل میں ہم علماء کی تحقیقات نقل کرتے ہیں آخر میں اس قول (12 ربیع الاول وفات النبی ﷺ) کے غیر معتبر ہونے کا سبب بھی بیان کریں گے۔

علامہ غلام رسول سعیدی کی تحقیق:۔

محقق العصر علامہ غلام رسول سعیدی صاحب زید مجدہ لکھتے ہیں۔ اس پر اتفاق ہے کہ نبی ﷺ کی وفات ربیع الاول کے مہینہ میں پیر کے دن ہوئی البتہ تاریخ

میں اختلاف ہے جمہور کے نزدیک وفات کی تاریخ بارہ ربیع الاول ہے لیکن تحقیق یہ ہے کہ نبی ﷺ کی وفات یکم یا دو ربیع الاول کو ہوئی ہے اگرچہ یہ جمہور کے خلاف ہے لیکن صحیح یہی ہے کیونکہ اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جس سال حجۃ الوداع تھا اس سال یوم عرفہ جمعہ کے دن تھا اور وہ ذوالحجہ کی نو تاریخ تھی۔ اس اعتبار سے اگر یہ فرض کیا جائے کہ ذوالحجہ، محرم اور صفر تینوں مہینے 30،30 دن کے تھے تو پیر کے دن چھ ربیع الاول ہوگی اور یکم ربیع الاول بدھ کو ہوگی، اور اگر یہ فرض کیا جائے کہ دو مہینے تیس دن کے ہیں اور ایک مہینہ انتیس دن کا ہے تو پیر کے دن سات ربیع الاول ہوگی اور یکم ربیع الاول منگل کے دن ہو گی، اور اگر یہ فرض کیا جائے کہ دو مہینے انتیس دن کے ہیں اور ایک مہینہ تیس دن کا ہے تو پیر کے دن یکم ربیع الاول ہوگی، غرض کوئی حساب بھی فرض کیا جائے جب نو ذوالحجہ جمعہ کے دن ہو تو بارہ ربیع الاول پیر کے دن کسی حساب سے نہیں ہوسکتی لہذا درایتاً اور عقلاً رسول اللہ ﷺ کی وفات کی تاریخ بارہ ربیع الاول نہیں ہے پیر کے دن ربیع الاول کی تاریخ کے عقلی احتمال یہ ہیں اگر سب مہینے تیس دن کے ہوں تو چھ ربیع الاول اگر سب ماہ انتیس دن کے ہوں تو دو ربیع الاول اگر دو ماہ تیس دن کے ہوں اور ایک انتیس دن کا تو سات ربیع الاول اور اگر دو ماہ انتیس دن کے ہوں اور ایک ماہ تیس دن کا ہو تو یکم ربیع الاول۔ چھ اور سات ربیع الاول کا کوئی قائل نہیں ہے تو پھر آپ کی وفات کی تاریخ یکم ربیع الاول ہے یا دو

ربیع الاول۔ (تبیان القرآن جلد 7 صفحہ 576)

عام قاری شاید یہ سوچ سکتا ہے کہ جلیل القدر اصحاب رسول ﷺ کے اقوال کے مقابلہ میں یہ جدید تحقیق کی کیا حیثیت؟ عرض ہے کہ یہ تحقیق کوئی جدید نہیں بلکہ پانچویں صدی ہجری کے مشہور محقق اور سیرت نگار علامہ ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ سہیلی متوفی 581ھ رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے یہ تحقیق فرمائی ہے۔

علامہ سہیلی کی تحقیق:۔

لکھتے ہیں مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے حجۃ الوداع میں یوم عرفہ یعنی نو ذوالحجہ جمعہ کے دن تھا لہذا یکم ذوالحجہ جمعرات کو تھی پھر یکم محرم کو ہوگی (اگر چاند انتیس کا ہو) یا ہفتہ کو ہوگی (اگر چاند تیس کا ہو) اگر جمعہ کو یکم محرم ہو، تو یکم صفر ہفتہ کو ہوگی یا اتوار کو، اگر یکم صفر ہفتہ کو ہو تو یکم ربیع الاول اتوار کو ہوگی یا پیر کو، لہذا آپ کی وفات تاریخ پیر کے دن یا یکم ربیع الاول ہوگی یا دو ربیع الاول (اور یکم صفر اتوار کی ہو تو یکم ربیع الاول پیر کی ہوگی یا منگل کی) اور کسی طرح بارہ ربیع الاول پیر کا نہیں پڑتا۔ (بارہ ربیع الاول کے تاریخ وفات نہ ہونے کا یہ نکتہ سب سے پہلے علامہ سہیلی نے اٹھایا) (الروض الانف مع السیرۃ النبویہ جلد 4 صفحہ 439,440)

جناب اشرف علی تھانوی کی تحقیق:۔

اوراسی تحقیق کی تائید مسلک دیو بند کے حکیم الامت جناب اشرف علی تھانوی متوفی 1364ھ نے بھی کی ہے لکھتے ہیں۔اور تاریخ کی تحقیق نہیں ہوئی اور بار ہویں جو مشہور ہے وہ حساب درست نہیں ہوتا کیونکہ اس سال ذی الحجہ کی نویں جمعہ کوتھی اور یوم وفات بروز پیر کوکسی حساب سے نہیں ہوسکتی۔

(نشر الطیب صفحہ 241)

شبلی نعمانی کی تحقیق:۔

اوراسی مسلک کے مشہور سیرت نگار علامہ شبلی نعمانی نے بھی اسی تحقیق کی تائید ان الفاظ میں فرما کر ثابت کیا کہ یہ تحقیق کوئی نئی نہیں بلکہ قدیم وجدید تمام محققین نے اسی کوصحیح قرار دیا ہے۔علامہ شبلی نعمانی لکھتے ہیں۔

کسی حالت اور کسی شکل سے بارہ ربیع الاول کو دوشنبہ (پیر) کا دن نہیں پڑ سکتا اور حاشیہ میں لکھتے ہیں اس لئے وفات نبوی کی صحیح تاریخ ہمارے نزدیک یکم ربیع الاول ہے۔

(سیرت النبی جلد2 صفحہ 107-106)
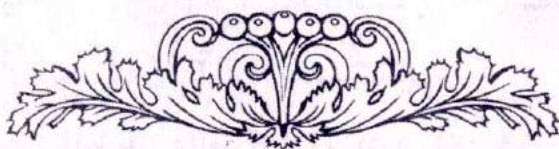
الفصل الخامس

12 ربیع الاول وفات النبی ﷺ کے قول میں غلطی کی وجہ؟

گزشتہ علماء کی واضح تحقیقات سے یہاں یہ ثابت ہوا کہ آپ ﷺ کی تاریخ وفات 12 ربیع الاول نہیں بلکہ یکم یا دو ربیع الاول ہے وہاں یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ آخر جلیل القدر اصحاب رسول ﷺ کے بیان کردہ قول میں غلطی کیوں اور کہاں ہوئی؟

جواباً عرض ہے کہ یہ غلطی بیان کرنے والے قائلین سے نہیں بلکہ روایت کرنے والے کسی راوی سے ہوئی اور حسن ظن کا تقاضا بھی یہی ہے کہ یہ غلطی انہوں نے جان بوجھ کر نہیں بلکہ احتمال موجود تھا وہ اس طرح کہ مشہور روایات میں آپ ﷺ کا میلاد بارہ ربیع الاول کو ہے۔ روایت کرنے میں تاریخ وفات کی جگہ میلاد النبی ﷺ کی تاریخ آئی کہ ثانی 2 کی بجائے ثانی عشر 12 کہہ یا لکھ دیا گیا یہ خود ساختہ یا من گھڑت وجہ نہیں ہے بلکہ آٹھویں صدی ہجری کے مشہور محدث حافظ شہاب الدین احمد بن علی حجر متوفی 852ھ نے بھی اقوال کے درمیان میں اختلاف ختم کرنے کیلئے یہی تطبیق فرمائی ہے۔ لکھتے ہیں۔

وکان سبب غلط غیرہ انهم قالوا مات فی ثانی شهر ربیع

الاول فتغیر ت فصارت ثا نی عشر ، واستمر الو هم بذالک
یتبع بعضهم بعضا من غیر تأ مل. (فتح الباری جلد 8 صفحہ 164)

دوسروں کی غلطی کی وجہ یہ بنی کہ انہوں نے وفات النبی ﷺ کی تاریخ ثانی (2) کو ثانی عشر (12) خیال کرلیا پھر بعض نے بعض کی بے غور کیے پیروی کی۔

واللہ اعلم بالصواب۔

خاتمہ

گذشتہ اوراق کا مطالعہ کرنے سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ سرکار دو عالم نور مجسم شفیع معظم ﷺ کا میلاد شریف 12 ربیع الاول کو ہے اور مشہور قول بھی یہی ہے جس کو صرف اکابرین اہلسنت ہی نے نہیں بلکہ معترضین کے اکابرین نے بھی لکھا ہے۔ اور سرکار ﷺ کا وصال شریف یکم یا دو ربیع الاول ہے نہ کہ 12 ربیع الاول۔ تو جب 12 ربیع الاول تاریخ وفات النبی ﷺ ثابت ہی نہیں تو ہمارے خوشی منانے سے تکلیف نہیں ہونی چاہئے۔ ہاں اگر پیٹنا ہی مطلوب ومقصود ہے تو اپنے مقدر پہ پیٹنا چاہئے نہ کہ ہمارے عمل پر۔ کیونکہ یہ عمل (جشن میلاد النبی ﷺ) کرنے والے تو مقدر کے سکندر نظر آتے ہیں۔

محمد وسیم سیالوی

31-12-2013

ماخذ و مراجع

نام کتاب	مصنف
قرآن مجید	ابوالفدا اءاسماعیل بن کثیر متوفی 774ھ
البدایہ والنہایہ	ابوالفدا اءاسماعیل بن کثیر متوفی 774ھ
تلخیص المستدرک	امام حاکم نیشاپوری متوفی 405ھ
السیرۃ النبویہ	امام عبدالملک بن حشام الضمیری متوفی 213ھ
دلائل النبوۃ	امام ابوبکر احمد بن حسین متوفی 458ھ
مستدرک	امام حاکم نیشاپوری متوفی 405ھ
الوفاء	محدث ابن جوزی متوفی 597ھ
سیرت حلبیہ	امام برھان الدین حلبی متوفی
اکمال فی اسماءارجال	ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ التبریزی متوفی 741ھ
سیرت النبویہ	امام شمش الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد الدمشقی متوفی 748ھ
اخبار الخلفاء	ابوحاتم بن حیان متوفی 354ھ
تاریخ طبری	ابوجعفر محمد بن جریر طبری متوفی 360ھ
اعلام النبوہ	ابوالحسن علی بن محمد ماوردی متوفی 450ھ
تاریخ ابن خلدون	ابوزید عبدالرحمٰن بن ابی بکر محمد ابن خلدون متوفی 732ھ
التحفۃ اللطیفۃ	ابوالخیر محمد بن عبدالرحمٰن متوفی 902ھ
النعمۃ الکبریٰ علی العالم	امام ابوالعباس احمد بن حجر مکی متوفی 974ھ

نام کتاب	مصنف
شواہد النبوت	عبدالرحمٰن جامی متوفی 998ھ
مشکوۃ	ولی الدین التبریزی متوفی 741
فتح الباری	حافظ شہاب الدین احمد بن علی متوفی 852ھ
عمدۃ القاری	علامہ بدرالدین عینی متوفی 855ھ
انسان العیون	برھان الدین حلبی 1044
مختصر تاریخ دمشق	ابوالقاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی 571ھ
الاشارۃ الوسیرۃ المصطفیٰ	حافظ مغلطائی بن قلیج متوفی 762ھ
معارج النبوت	ملامعین الدین کاشفی متوفی 910ھ
مواھب اللدنیہ	امام قسطلانی متوفی 923ھ
المورد الروی	ملاقاری متوفی 1014ھ
سید الکونین	حکیم صادق سیالکوٹی
رسول اکرم	قاضی نواب علی
سیرت کبریٰ	محمد رفیق دلاوری
سیرت خاتم الانبیاء	مفتی محمد شفیع
سیرت پاک	محمد اسلم قاسمی
سیرت مبارکہ	محمد میاں
ھادی عالم	ولی رازی
قصص النبین	ابوالحسن ندوی
پچاس صحابہ	طالب ہاشمی
تاریخ ملت	مفتی زین الدین سجاد

مصنف	نام کتاب
طالب ہاشمی	ہمارے رسول پاک
احمد علی لاہوری	ہفت روزہ خدام الدین
عبدالماجد دریا آبادی	ماہنامہ خاتون پاکستان
اشرف علی تھانوی	ارشاد العباد فی عید المیلاد
مولانا مودودی	سیرت سرور عالم
حسین بن محمد دیار بکری	تاریخ الخمیس
نواب صدیق حسن بھپالی	الشمامۃ العنبریہ
احتشام الحق تھانوی	ماہنامہ محفل لاہور
عبدالمعبود	تاریخ المکۃ المکرمۃ

سبق پڑھ پھر صداقت کا شجاعت کا عدالت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا
پاکیزہ ماحول
خوبصورت بلڈنگ
عالم کورس
درس نظامی

مؤلف کی زیر طبع کتب

شوق مدینہ پرنٹنگ پریس ریلوے روڈ، لکڑ منڈی پیر محل 0306-6374294